ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا
[illegible] اللہ [illegible]

مصنفہ حضرت شاہ [illegible] جناب محمد بدیع الدین [illegible] چشتی النظامی [illegible] الفاروقی
خلف [illegible] حضرت شاہ محمد [illegible] الدین [illegible] چشتی خلیفہ حضرت قبلہ عالم شیخ محبوب [illegible]
[illegible]



بصحت تمام [illegible] باہتمام جناب حکیم محمد یوسف صاحب تاجر کتب

در مطبع نظامی واقع شہر حیدرآباد دکن

بسم اللہ

حضرات - اسمین شک نہین کہ مین ایک ناچیز ہیچمدان بلکہ عاری از فہم ہون - سخن کا دعویٰ تو کہان اس کہنے پر بھی خجل ہون کہ سخن گو ہون - مگر بات یہ ہے کہ عنوان شباب سے مجھے شعر و سخن کا شوق رہا اور اسی بیہودہ خیال مین عاشقانہ اشعار کہتے کہتے ایک ذخیرہ جمع ہوگیا - بالفعل بعض احباب متقاضی تھے کہ یہ پریشان اوراق جمع ہوکر طبع ہونا چاہیین - مین دل ہی سے اس بارہ گونی پر نادم دوسرے دیوان بھی طبع ہو (یک نشد دو شد) مگر آپ بایت تھی کہ خاطر احباب کوئی ایسی شی نہین ہے جسکے شکست سے مجھے صدمہ نہ ہو پہنچے - بہرکیف عاشقانہ دیوان طبع ہونے کی تجویز کی گئی مگر ساتھ ہی یہ فکر ہوئی کہ توشہ عاقبت بھی کچھ ضرور رہے - یہ سچ ہے کہ

نہ من بر آن گل عارض غزل سرایم و بس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزارانند +

مگر اس بیت کے مصداق تو ہو جانا چاہیے

پای ملخے نزد سلیمان بردن
عیب است ولیکن ہنر است از مورے

پس بخیال حصول اجر و سعادت دارین چند غزلیات نعتیہ و مدحیہ بزرگان دین کی شان کا ایک مختصر مجموعہ تیار کیا گیا اور اوسکا (تاریخی نام) منشور چشتیہ ۱۳۱۴ رکھا گیا - باقی رہا یہ امر کہ مقبول ہو یا نہو یہ اختیار ممدوحین کا ہے مصرعہ

گر قبول افتد زہے عز و شرف +

ذرہ بیمقدار

محمد وزیر الدین متخلص بہ مہر شاگرد ملک الشعرا استادی مخدومی و مکرمی عالیجناب مولوی کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری

ہو المحمود

مددکن یا معین الدین چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں مستحق نہیں ہون عذاب الیم کا
قائل ہون دل سے رحم غفور الرحیم کا

ایمان کے حفظ کیلیے لازم ہے خوف حق
نازک بہت مقام ہے امید و بیم کا

دشمن کے ساتھہ بھی وہی الطاف اور سلوک
واللہ کیا کرم ہے خدائے کریم کا

غش آگیا نہ تاب تجلی کی لا سکے
تھا طور پر یہ حال نگاہ کلیم کا

رحمت کو تیری سب سے بڑی جانتا ہون مین
کیا خوف مجکو اپنے گناہ عظیم کا

فوراً ہی یاد آتا ہے افسانۂ خلیل
آتا ہی دہیان جب کبھی نار جحیم کا

حسن بتان دہر کو دیکھتا نہیں
عاشق ازل سے ہون حسن قدیم کا

عشق یون کہتا ہون در پہ دار رسول اللہ کا
دلمین الفت آنکھہ مین جلوا رسول اللہ کا

روح پرور ہر ادا تہی گفتگو جان بخش تہی
دلنشین وہی منور تہا رسول اللہ کا

کون رکھیگا بھلا بازار یوسف مین قدم
عاشقون کے سر مین ہی سودا رسول اللہ کا

کیون نہ چاہین اہل اسرا دوستو جب ان کا ہوا
جب خدا ہو چاہنے والا رسول اللہ کا

بخشش امت غرض تہی نیر کب منظور تہی
تہا یہی معراج مین منشا رسول اللہ کا

ہوگا دان پھر گنہگاران امت پردہ پوش — حشر مین جس کا نام سنکے کہا یا رسول اللہ کا
پڑھ کے ہم کلمہ اوٹھے خواب اجل سے جو پیش — آنکھ کھلتے ہی خیال آیا رسول اللہ کا
مجھ کو آسان ہوینگی آخر گورکی سب مشکلین — نام منہ سے نزع مین نکلا رسول اللہ کا
حضرت موسی کو ہوتی تھی تجلی طور کی — چرخ پر چمکا تھا جب جلوہ رسول اللہ کا
دیکھکر رضوان در جنت پہ بولے گا مجھے — چھوڑ دو یہ امتی آیا رسول اللہ کا

۱۱	کیون ڈرے خوف گنا ہو نہین عذاب قبر سے ہی ازل سے مہر دیوانا رسول اللہ کا	۲

سب سے اعلے حق نے جب رتبہ کیا صدیق کا — کیا بیان ہوگا بشر سے مرتبا صدیق کا
انکی خاطر اوسکا تھی اور اوسکی عاشق تھی جناب — بس خدا کے آپ تھے اور تھا خدا صدیق کا
ہی مسلمانکے لیے نعلین اوسکی فخر مشرق — سجدہ گاہ مومنان ہی نقش پا صدیق کا
ہی فقیری اوسکے در کی لاکھ شاہی سے سوا — بادشاہ ہر دو عالم ہے گدا صدیق کا
لوگونکو اوسکی فضیلت کا عبث انکار ہے — جب لقب تھا جانشین مصطفے صدیق کا
قول آنحضرت کا صادق ہی یہ اوسکی شان مین — مرتبہ افضل ہی بعد انبیا صدیق کا

۲	فکر کیا ملجا یگی اک آن مین راہ نجات مجکو ہی ای مہر دم آسرا صدیق کا	۳

مرے دل مین ہے اب ٹھکانا عمر کا — نہ چھوڑونگا مین آستانا عمر کا
تجسس میری جان جسوقت نکلے — سناتے رہو تم فسانا عمر کا
مجھے دیکھکر آجکل حال دوران — وہ یاد آ رہا ہے زمانا عمر کا
نہین فیض سے اوسکے محروم کوئی — کہ نعمت سے پر ہے خزانا عمر کا

۵	چلو مہر شوق زیارت ہے تمکو کہ دیکھ آئینگے آستانا عمر کا	۴

منکشف قرآن کا عثمان تھا — معدنِ حلم و حیا عثمان تھا
پیرو دینِ متینِ مصطفیٰ — رہبرِ راہِ خدا عثمان تھا
کب محمدؐ سے تھے جدا عثمان سے — کب محمدؐ سے جدا عثمان تھا
جان و دل سے تھا محمدؐ کا محب — اپنے آقا پر فدا عثمان تھا
راستہ اوس سے ملا اسلام کو — خضرِ راہِ مدعا عثمان تھا
فخرِ مقبولانِ حق تھی اوسکی ذات — سرورِ شاہ و گدا عثمان تھا

۷ مہر مقبولِ جہان کیون نہ ہو ۵
مصطفیٰ کا لاڈلا عثمان تھا

زمانہ سے نقشا جدا ہے علی کا — علی ہی خدا کا خدا ہی علی کا
نہین کوئی اسرارِ حیدر کا محرم — مگر رازدانِ مصطفیٰ ہی علی کا
رکھون کیون نہ الفت مین آلِ نبی سے — کہ اک روز منہ دیکھنا ہی علی کا
فلک اپنی آنکھین بچھاتا ہی اوسجا — زمین پر جہان نقشِ پا ہی علی کا

۵ کسیکو خبر اسکی ای مہر کب ہے ۶
کہ رتبہ خدا جانے کیا ہے علی کا

ہے موجِ شرف کا دُرِ یکتا حسن اپنا — واللہ کہ ثانی نہین رکھتا حسن اپنا
ہوتی نہ گنہگارون کو امیدِ شفاعت — دیتے نہ اگر ہمکو بھروسا حسن اپنا
دہشت نہ یہانکی نہ ہمین فکر وہانکی — کیا خوف کہ اللہ ہی اپنا حسن اپنا
ہوجاے جہان پرتوِ انوار سے مملو — دکھلائین جو رخسارۂ زیبا حسن اپنا

۵ جو بات ہی اونکی وہ کوئی پا نہین سکتا ۷
ای مہر ہی اللہ کا پیارا حسن اپنا

کسطرح کوئی پا سکے رتبہ حسین کا — مان فاطمہؓ رسول ہی نانا حسین کا

اُمت پہ اپنے نانا کے عاشق حسین تھے
عاشق تھا شاہِ یثرب و بطحیٰ حسین کا

خواہان نجات کے ہو تو چھوڑو نہ اسکا در
یاور و بڑا کریم ہے بابا حسین کا

سختی ہو سہل گرمیِ خورشید حشر کی
جب عاصیونکے سر پہ ہو سایا حسین کا

سبطِ رسول پاک پہ وہ تیغِ آبدار
پیاسا گلا اشقی نے ہے کاٹا حسین کا

کیا کیا جفائین کرتے تھے ظالم حسین پر
کمبخت جانتے تھے نہ رتبا حسین کا

۷ — مہرِ حزین کو دردنے گھیرا ہی بیطرح
یارب نجات ہو اسی صدقہ حسین کا — ۹

ستا رہا ہے بہت انتظار خواجہ کا
وصال ہو مجھے پروردگار خواجہ کا

شکستہ حالی کا جسوقت تجکو دھیان آئے
خیال باندہ دلِ بیقرار خواجہ کا

قرار دل کو نہین جان کو نہین آرام
الٰہی مجکو دکھا دے دیار خواجہ کا

ہر ایک فردِ بشر صیدِ دامِ الفت ہے
وہ کون ہے جو نہین ہے شکار خواجہ کا

مہِ چہار دہ حضرت کی ذات اقدس ہے
فلک ہی گنبدِ عالی وقار خواجہ کا

نجات آتشِ دوزخ سے اوسکو ملجائے
زبان سے نام جو لے ایک بار خواجہ کا

خیال غیر کا پھر اسمین آئے گا کیونکر
ہمارے دل پہ تو ہے اختیار خواجہ کا

معینِ دین کو سمجھتے ہین مقتدا اقطاب
نیاز مند ہی قطبِ مدار خواجہ کا

۹ — یہی ہی ایک تمنا یہی ہے اک خواہش
جبین ہو مہر کی سنگِ مزار خواجہ کا — ۹

درِ فردوس دروازہ ہی محبوبِ الٰہی کا
نگہبان خلد کا شیدا ہی محبوبِ الٰہی کا

جمال اونکا ہی عکس افگن مرے آئینۂ دلمین
تصور اندنون رہتا ہے محبوبِ الٰہی کا

ولی اونکی رعایا ہین وہ سلطان المشائخ ہین
سبھونکے قلب پر سکہ ہی محبوبِ الٰہی کا

بڑے نادان ہین سب چارہ گر مجنون سمجھتے ہین
مگر دلکو مرے سودا ہے محبوبِ الٰہی کا

غذا سے قبر سے چھوڑا فرشتوں نی مجھے کہکر — یہ بندہ چاہنے والا ہے محبوب الٰہی کا

جیسے خواب اجل سمجھی ہو خواب ناز ہی اوسکا — سدا اک نام کو پڑھتا ہے محبوب الٰہی کا

۱۰	نہ رکھتا حرف اعتراض کلام مہر مشتاق پر کہ یہ بدمست ہے دیوانہ ہے محبوب الٰہی کا	۷

معتقد ہے اک زمانہ فخر دین محمود کا — ہی مقدس آستانہ فخر دین محمود کا

تہلکہ تھا روز ہے تھے لوگ کہرام تھا — حشر کا آنا تھا جانا فخر دین محمود کا

فیض بخشی کا وہ جلسہ اب کہانی ہو گئی — رہ گیا قصہ فسانہ فخر دین محمود کا

کوئی بھی نا ہی تھا محروم فیض عام سے — تھا عجب کچھ کارخانہ فخر دین محمود کا

عندلیبان گلستان ریاضت تھے یہ لوگ — خلد میں ہی آشیانہ فخر دین محمود کا

ایسے صید افگن کمان ایسی شکار افگن کہان — دل نہ ہو کیونکر نشانہ فخر دین محمود کا

چشم ظاہر سے اگر پنہان ہوئے پنہان ہو — اپنے دلمیں ہے ٹھکانہ فخر دین محمود کا

شاد باش اے دل کہ دو سجدونکی حاجت نہین — ایک ہی ہے آستانہ فخر دین محمود کا

۱۲	فی الحقیقہ مہر یہ حضرات تھے محبوب خلق تھا طریقہ عاشقانہ فخر دین محمود کا	۹

عقیدہ کیوں نہ ہو حضرت پہ ہر انسان کامل کا — ملے بھی تو سہی کوئی بشر اونکے مقابل کا

رہے سینہ میں نقشہ صورت محمود کامل کا — یہ وہ تصویر ہے جس رخ آئینہ ہے دل کا

اوسے ڈھونڈا ہی جو اپنا کہیں ثانی نہیں ملتا — میں صدقے اونکے ہو جاؤں بڑا احسان ہی دل کا

یہ کسکی آنکھ نے گلشن میں رنگ اپنا جمایا ہے — گل نرگس بنا سوکھے ہوئے بادام کاجل کا

جسے خورشید کہتے ہیں وہ اک عارض کا پرتو ہے — مہ کامل ہی اک اوترا ہوا نقشا مرے تل کا

سنا کانوں سے جسنے اور آنکھوں سے نہیں دیکھا — رہیگا داغ اوسکو سال بھر اس شب کی محفل کا

مریدونکو صفائی قلب کی تعلیم فرمائی — علاج اچھا مسیحا نے کیا بیمار سے دل کا

ٹھہر کر آسمان میں وہ تکتا ہے جشن کا جلسہ
شبِ میلاد جب آتی ہے تن میں جان آتی ہے
وہ آئی زندہ کرنے کو یہ آئی جان ہے اپنے گھر
چھپے گی سال بھر اب جا حق نیلوفر کا
شبِ میلاد کے انوار ذاتی ایسے روشن ہیں
ہوئے ہیں نصف میں جلوہ افروز جہاں
ہوا جو دلنشین وہ دلکی صورت ہو گیا
صفائی جسکے دلمیں ہو وہ سب تمنا رہتے ہیں

قمر ہوا لا ہوا ہے آج سطح کرہ منازل کا
سحر کرے ساتھ دل ہر نگہ ہو جاتا ہے بسمل کا
مسیحائی ہے شب ... میں انداز قاتل کا
بتا ہو گا لگا یا لیلیٰ شب تو نے محمل کا
کہ ٹھنڈا ہو گیا بازار شمع محفل کا
خیالات کیا سبب ہے بڑھ کے گلشن اک کا
ہر اک پیکان نے پہلو میں اثر پیدا کیا دل کا
کدورت آدمی کی زنگ ہے آئینہ دل کا

۱۶

کرو گے سر و بر واکی مہر عرض ہے عاکیوں کر
بہت دشوار ہے فنا ہو دین آتا اد سگہری دل کا

۱۲

ہو مبارک فخر دین فخر زمان پیدا ہوا
کعبہ کیسا رونق کون و مکان پیدا ہوا
مرحبا کیا رہنمائے سالکان پیدا ہوا
ہر طرف ہی شور فخر دو جہان پیدا ہوا
یہ نہ کہیے رونق ہندوستان پیدا ہوا
ہر طرف گردون پہ شور قدسیان پیدا ہوا
ماہ کہتا ہے مہ برج آسمان پیدا ہوا
ذات اوس محبوب کی دنیا میں ہی فخر فرید
دور کردیگا دلون سی سب کے عصیان کا اثر
نور آنکھون کا جگر کا چین ہے دل کا قرار
ذات بھی محمود ہے اوصاف بھی محمود ہین

آج محمود زمین و آسمان پیدا ہوا
سجدہ کرنے کو نیا ادرا کے آستان پیدا ہوا
حبذا کیا پیشوائے عارفان پیدا ہوا
آج کون ایسا مکین لامکان پیدا ہوا
بلکہ یہ کہیے کہ فخر چشتیان پیدا ہوا
آپ کیا پیدا ہوئے راز نہان پیدا ہوا
مہر کہتا ہے کہ خورشید جہان پیدا ہوا
دین احمد کا معین قطب زمان پیدا ہوا
اے مریضو وہ مسیحائے زمان پیدا ہوا
روح کی تسکین و آرام جان پیدا ہوا
عرس کہیے اوس زمین کو وہ جہان پیدا ہوا

عالمِ بالا پہ چرچا تھا مبارکباد کا
لاکھہ پہچانا مگر کچھہ بھی نہ پہچانا اوسے
چہچہے کرنے لگے خوش ہوکے مرغانِ چمن
جسنے دیکھا چہرۂ پرنور رہ سکنے لگا

جب زمین پر دہ شہنشاہِ زمان پیدا ہوا
وہ عیان پیدا ہوا لیکن نہان پیدا ہوا
باغِ ہستی مین گلِ باغِ جنان پیدا ہوا
سورۂ والشمس کا رازِ نہان پیدا ہوا

۱۳۱۶ھ

عالمِ بالا سے مضمون مدح کی لایا ہے ذہن
مہر بھی روح القدس کا ہمزبان پیدا ہوا

۱۳۱۳ھ

قبلۂ دین کعبۂ اہلِ یقین پیدا ہوا
خانۂ علمِ لدنی کا مکین پیدا ہوا
عالمِ سفلی و علوی مین طرب کی دہوم ہے
کرتے ہین حور و ملک جسکی ثنا افلاک پر
حاملانِ عرش کی آتی ہے پیہم یہ صدا
خاندانِ چشت کی دنیا مین رونق بڑہ گئی
واسطے جسکے بنے ہین دستِ قدرت سے قلوب
دیکھکر جسکے لبِ نازک خجل ہین برگِ گل +
کیون سلیمان سے نہ ہم دعویٰ تقابل کا کرین
نعمتِ عرفانِ ایزد بانٹتا ہے خلق کو
درد و غم عیش و مسرت سے مبدل ہوگئے
دیکھکر صورت کو مائل ہوگئے دلہائے خلق
روشنی پھیلی ہے جسکے نور کی سب ہند مین
گمرہانِ دشتِ عصیان کو ملیگی راہِ راست

ہو مبارک فخرِ دنیا فخرِ دین پیدا ہوا
آج محمودِ دو عالم قطبِ دین پیدا ہوا
کون ایسا رونقِ دنیا و دین پیدا ہوا
آج وہ محمود بالائے زمین پیدا ہوا
آسمانِ فخر کا ماہِ مبین پیدا ہوا
جب سے یہ محبوب ختم المرسلین پیدا ہوا
آج وہ کاشانۂ دل کا مکین پیدا ہوا
آج باغِ دہر مین وہ نازنین پیدا ہوا
آج اپنے خاتمِ دل کا نگین پیدا ہوا
صاحبِ احسان نیکی سے قرین پیدا ہوا
راحت افزائے دلِ اندوہگین پیدا ہوا
یہ ولی تو بڑہ کے یوسف سے حسین پیدا ہوا
آج وہ خورشید بالائے زمین پیدا ہوا
آج ایسا رہبرِ راہِ یقین پیدا ہوا

۱۳۱۶ھ

مہر صدقے کیجے ایسے ولی پر جان و دل

۱۳۱۴ھ

صاف دل پیدا ہوا روشن جبیں پیدا ہوا

غلغلہ ہے یہی افلاک کے اوپر پیدا
آج محمود ہوئے خلق کے رہبر پیدا

جب ہوا شب کو وہ رشکِ مہِ انور پیدا
روشنی ہو گئی گجرات میں گھر گھر پیدا

ہوا خادمِ حضرت کو ذرا ڈر پیدا
لاکھ محشر میں ہوئے فتنۂ محشر پیدا

جشنِ میلاد کے موجد بھی ہیں کیا تیز مزاج
دلِ دشمن کے لیے کر دیے نشتر پیدا

ہے یہ سجادہ نشین سلسلۂ حیدر کا
دینِ احمد کا ہوا وارث اکبر پیدا

اس زمانہ میں تو خالق کی قسم ہے کوئی
نہ ہوا قبلۂ عالم کے برابر پیدا

کسکے میلاد کی یارب ہے خوشی ہر طرف
شادمانی سے جو آثار ہیں گھر گھر پیدا

حدّتِ مہرِ قیامت سے بچینگے ہم لوگ
للہ الحمد کہ سایہ ہوا سر پر پیدا

فیضِ محمود کا دامن لطف سے ملے گا ہمکو
ہو گی جب اپنی جماعت سرِ محشر پیدا

کسکے در پہ مہِ انور نے کیے ہیں سجدے
کہ نشان سجدوں کے ہیں اوسکی جبیں پر پیدا

اسقدر صورتِ محمود کا باندھا ہے خیال
عکس ہے آئینۂ قلب کے اندر پیدا

لطفِ محمود نے تسکین ہمیں بخشی ہے
جب ہوئی دل میں کبھی ہیبتِ محشر پیدا

شوقِ سجدہ یہی کہتا ہے درِ حضرت سے
مجکو قدرت ہو تو لاکھوں ہی کروں سر پیدا

ہی وہی نعل جو پانی میں بجھا کرتا تھا
مہِ تو بنکے ہوا چرخ کے اوپر پیدا

آج وہ فیضِ خدا ہے کہ تعجب کیا ہے
گل ہر ایک خار بنے خار سے ہو زر پیدا

ہر جگہ رحمتِ حق کا نزول آج کی رات
ہر طرف ہے کرمِ داورِ محشر پیدا

میکشانِ مئِ وحدت کے لیے آج کے دن
حوریں آئی ہیں لیے ہات میں ساغر پیدا

وہیاں گلشن میں جو آیا کبھی ان ابرو کا
برگِ اشجار ہوئے صورتِ خنجر پیدا

۱۹

فکر کرنے کی ضرورت نہ ہوئی مجکو مہر
خود بخود ہو گئے مضمون چمک کر پیدا

۱۵

وصالِ پیر و مرشد سے یہ عالم ہو وہ عالم کا
اثر دیکھو وفاتِ حضرتِ محمود کے غم کا
پئے تعظیم حضرت خفتگانِ خاک اُٹھ بیٹھے
جدائی کعبۂ عرفان کی ہر لحظہ ستاتی ہے
میان محمود کی فرقت میں دل بیچین رہتا ہے
قبائے جسم پُرزہ پُرزہ ہو جاتی ہے دم بھر میں
ہر اک خادم یہان بیجان اپنے کو سمجھتا ہے
جو پہونچی روح پاک حضرتِ محمود جنت میں
دُرِ نایاب بنکر آنکھ سے آنسو نکلتا ہے
نہ تھا ممکن علاجِ سینۂ مجروح فرقت میں
دلونکے ولولے افسوس کیا کیا مرٹے دین میں
لبِ جان بخش کے فقرے تھے جان بخش طلبگاران
ہمین مشقِ ستم کے واسطے تجکو ملے ای چرخ
خوشی کا اوسطرف ہے شغلہ اور اسطرف غم کا
سماں ذیقعدہ میں پیدا ہوا ماہ محرم کا
دکھایا آپ نے نقشہ کمالِ ابن مریم کا
ہمارے دیدۂ تر پر گماں ہے چاہِ زمزم کا
بند ہار رہتا ہے نقشہ روبرو انھوں پہر غم کا
بڑھا ہے سطرح میری طرف اب ہاتھ ماتم کا
بجا تھا جان عالم کا لقب محمود عالم کا
ہوا اک شورِ حوران جنان میں خیر مقدم کا
بنایا مجکو مستغنی بڑا احسان ہے غم کا
خیالِ پاک حضرت نے کیا ہے کام مرہم کا
فراقِ قبلۂ دین نے اثر پیدا کیا سم کا
دم آخر ہر اک دم معجزہ تھا ابن مریم کا
ہمارے ہی سرون پر ٹوٹنا تھا آسمان غم کا

۱۶	الٰہی ایک دل ہے قہر کا اور اوسمین یہ غم لیکن جنابِ فخرِ دین کا حضرتِ محمود عالم کا	۱۴

ردیف بای موحدہ

خالقِ کون و مکان کا محبوب
ہے وہ مقبولِ خداوندِ کریم
قدسیون کا ہے وہ پیارا معشوق
چشمِ مشتاق کا مطلوب ہے وہ
ہے وہ محبوب جہان کا محبوب
ہے وہ ہر پیر و جوان کا محبوب
ہے وہ حورانِ جنان کا محبوب
عاشقونکے دل و جان کا محبوب

۱۴	[illegible]	۵
	ردیف [illegible]	

کیوں نہ افشاں ہو کہ حاصل ہے [illegible]
شیخ محمود میاں [illegible] زلف [illegible] رات

[illegible] شرافت کا ہے محمود [illegible]
[illegible]

کون سمجھ سکتا ہے یہاں [illegible]
ہوگا [illegible]

غل ہے کونین میں محمود کی پیدائش کا
چاند [illegible] دنیا میں [illegible] آنے کی رات

نور محمود سے اسعد رہے ہوتی ہے [illegible]
روز روشن [illegible] رات

ہو کے [illegible] تنبیہاں [illegible]
[illegible]

کس کے جلووں سے ہوا عالم حیرت ہے بپا
[illegible]

رقص میں آکے یہ کہتی ہیں خوشی سے پریاں
ہمکو آئی ہے [illegible] آنے کی رات

کیوں سر شام سے گرد دل پہ گھٹا چھائی ہے
کیا ہوا ماہ دو ہفتہ کا [illegible] آنے کی رات

صاف آتی ہے فرشتوں کے پروں کی آواز
چرخ اخضر سے زمیں پر ہے [illegible] آنے کی رات

وا در توبہ ہوئے رحمت حق جوش پہ ہے
عفو ہوگا جو کرے کوئی [illegible] آنے کی رات

رنج و غم کا نہیں ملتا ہے پتا دنیا میں
واہ اسعد رہے راحت کا [illegible] آنے کی رات

شمع وحدت کی تجلی یہ کدھر سے چمکی
ہوگیا گل جو چراغ سحر [illegible] آنے کی رات

جشن محمود کی میلاد دکھا دیکھ لے زاہد
چھوڑ کر اپنی عبادت کو ضرور آنے کی رات

۱۸	عرش سے فرش تلک نور نظر آتا ہے مہر بتلاؤ تو کسکا ہے ظہور آنکی رات	۱۵
	ردیف ثائے مثلثہ +	
	کوئی دیکھے چشم خیال سے تو عروج طرز خرام غوث	

کب ہے کیا [illegible] آپکی ہے مقام عرش مقام غوث
ذکر سکو ہوش [illegible]

[illegible] ہے جو پیا ہے بادۂ جام غوث
کوئی [illegible] عشق میں غرق [illegible]

[illegible] اسیر حلقۂ دام غوث
[illegible]

[illegible] ہے نام غوث
[illegible]

[illegible] بیان ہو شرح مقام غوث
[illegible] کلام [illegible]

[illegible] کہ کلام حق ہے کلام غوث
[illegible]

۶ شعر	غزل ۱۴	کہ جناب غوث کہدی کہیں سمجھ اپنے منہ سے غلام غوث
		[illegible]

اک شہیں [illegible] اجمیر آج
عید عالم ہے مسجود جہان اجمیر آج

اپنا کعبہ [illegible]
خلق میں مشہور ہے عرش مقام ستان اجمیر آج

خواجہ اعظم کے دل کا [illegible]
چاہتے ہیں دیکھنا پیر و جوان اجمیر آج

سبکی آنکھیں [illegible] جلوہ پر نور ہے
ہی نہیں خانۂ چشم جہان اجمیر آج

شفقت میں دنیا و دین حاصل کر دیا کرو ہاں
رحمت باری کا ہے گنج نہان اجمیر آج

پیر تو حق خواجہ اعظم کی ذات پاک ہے
کیون نہ ٹھہرے سجدہ گاہ چشتیان اجمیر آج

	روز و شب فیضان انوار الٰہی ہو وہان	۲۰

مہر کا دل ہو یہ کامل کی ضیا جیسے آج

ردیف حائے حطی

منظور ہو بشر کو جو کرنی خدا کی مدح — زیبا ہے اوسکے واسطے خیر الوریٰ کی مدح

جسوقت جانِ زار روانہ ہو سوی خلد — جاری رہے زبان پہ مری مصطفیٰ کی مدح

چھوٹا سا منہ ہو اور بڑی بات ہو مثل — ہو کیا گدا سے خواجہ ہر دو سرا کی مدح

محبوب سے محب کبھی ہوتا نہیں جدا — تعریف ہے خدا کی رسولِ خدا کی مدح

۵ — آسان ہو گئی مشکلِ دل مہر ایکدن — ۲۱

بس دل سے تم کیا کرو مشکل کشا کی مدح

ردیف خائے معجمہ

مرغوب جہان صورتِ سلطانِ مشائخ — ہی نورِ خدا طلعتِ سلطانِ مشائخ

بوئے گلِ فردوس ہمین خوش نہین آتی — پھیلی ہے یہان نکہتِ سلطانِ مشائخ

محبوبِ الٰہی کے فرشتو نمین ہین چرچے — پہونچی ہے کہان شہرتِ سلطانِ مشائخ

دولت کی تمنا ہے نہ دنیا کی ہوس ہے — کافی ہے مجھے الفتِ سلطانِ مشائخ

یارب مجھے دکھلادے کبھی روضۂ اقدس — دلمین نرہے حسرتِ سلطانِ مشائخ

جو دوست کو دیتے ہین عدو کو وہی دینگے — محروم نہین نعمتِ سلطانِ مشائخ

۶ — جب مہر مری جانِ حزین جسم سے نکلے — ۲۲

آنکھو نمین رہے صورتِ سلطانِ مشائخ

ردیف دال مہملہ

رشکِ جنت ہی آستانِ فرید — خلد ہے گوشۂ مکانِ فرید

فیضِ باطن وہی سلوک وہی — شانِ محمود کی ہے شانِ فرید

جو زبان سے کہا ہوا وہ ہے — یہ کرامت ہے یا بیانِ فرید

اسکا ذکر دلکو بنانا ہے چمن
کیا چمن دلکش ہے داستانِ فرید

قبلۂ دل ہے آپ کی دہلیز
کعبۂ جان ہے آستانِ فرید

ہے نسب شکر گنج اوسکو نہیں
نام ہے اور ہے نشانِ فرید

ہے کستوران فرا سبان کے پیو
تیز ہے بادۂ دکانِ فرید

ذات بیمثل بات کبھی بیمثل
ہے قند دہ زبان زبانِ فرید

۹ — وحشتِ دل کا ہوویگا انجام
ہے سر اور آستانِ فرید — ۲۳

ردیف ذال منقوطہ

کوئی دنیا کی نہیں نعمت لذید
خواجۂ اعظم کی ہے فرقت لذید

ذائقہ شیرین ہے گفتار کا
ہے مجھے ہر شے سے اس حضرت لذید

سنگِ طفلان سے ہیں انکو لذتین
تیرے دیوانے کو ہے وحشت لذید

عشق کی بدنامیوں میں ہے مزہ
نیکنامی سے ہے یہ ذلت لذید

۵ — لطف ملتا ہے دلِ بیتاب کو
جو ہے کیا صدمۂ فرقت لذید — ۲۴

ردیف رای غیر منقوطہ

چمکا جہان میں جب کہ ہلالِ غیاث پور
پھیلا گیا سبھوں پہ کمالِ غیاث پور

حوریں نظر پڑینگی جو گلزارِ خلد میں
آئے گا لب پہ ذکر جمالِ غیاث پور

روشن اوسی کی ذات سے سب خاندان ہے
ہے فخرِ چرخِ چشت ہلالِ غیاث پور

یوں روح میرے جسم سے نکلے گی دیکھنا
آنکھوں میں جان دل میں خیالِ غیاث پور

دیکھونگا میں جو روضۂ اقدس نہ آنکھ سے
لیجاؤنگا لحد میں ملالِ غیاث پور

جنت کہوں مکانِ دلِ عارفان کہوں
دوں کس مقام سے میں مثالِ غیاث پور

۷	شاباش مہر نیک عقیدت کہ زعم مین ہر خطا کی عوض ہی خیالِ غیاثؔ نور	۲۵
	ردیف زای منقوطہ	

زیادہ حد سے ہین درد والم غریب نواز
تم اپنے چاہنے والون سی کیون ہوے غافل
اگر جمے تو وہ فردوس ہی ہین جا کے جمے
بہت ہی جھیلین ہین ہمنے جفائین گردون کی
کہان مقیم ہو یہ تیرے آستان کے سوا
کسی سے خواہش دنیا نہ خواہش دین ہے

ذرا ادہر بھی نگاہ کرم غریب نواز
غریب پر نہین کرتے ستم غریب نواز
اور مجھے جو راہ ہین تیرے قدم غریب نواز
دکھا دو اب مجھے اپنا کرم غریب نواز
مسافر رہ ملک عدم غریب نواز
تیرے ہی فیض وعطا کی قسم غریب نواز

۷	تم اپنے صدقے سے حاجات اسکی لاؤ تمہارا مہر ہے صید الم غریب نواز	۲۶
	ردیف سین غیر منقوطہ	

دلکو دیدار مصطفی کی ہوس
مرض عشق شاہ والا مین
چشم مشتاق کو ہی خواہش دید
ہو فنا فی الرسول مین کامل

چشم کو نور کبریا کی ہوس
نہ شفا کی نہ ہے دوا کی ہوس
اور کانون کو ہی صدا کی ہوس
کچھ اگر تجکو ہے بقا کی ہوس

۵	مہر مجکو رسول اکرم سے + حالِ دل کی ہی التجا کی ہوس	۲۷
	ردیف شین منقوطہ +	

سو گئے جبتک کور وان شاباش
کسکی فرقت مین تم نکلتے ہو ++

ای مری جانِ ناتوان شاباش
ای مرے نالہ وفغان شاباش

خوب مسکن بنایا تونے	ہائے میرے دلکے میہمان شاباش
ہدف موت کر دیا مجھکو	واہ اے ہجرِ جانِ جان شاباش
اوس گلی مین مجھے کیا پامال	واہ اے تیرِ آسمان شاباش
اونکے آگے شکایتِ فرقت	مرحبا اے مری زبان شاباش

۷	مہر فیضِ جنابِ خواجہ سے کیا ہی پرُدرد ہی بیان شاباش	۲۸
	ردیف صاد غیر منقوطہ	

ہرگز نہین ہے رحمتِ خیر الانام خاص	ہی فیضیاب آپ سے ہر ایک عام و خاص
غم مین اسیر آپکا خادم دکن مین ہے	بادِ صبا تو جاکے یہ پہونچا پیام خاص
وہ خود اگر پلائے تو ہو لطف میکشی	پیرِ مغان سے ہمکو ملے ایک جام خاص
خواہش یہ ہے کہ روزِ جزا جب طلب ہو مین	لکھا ہوا ہو تیرے غلامون مین نام خاص
پہونچے گی جب یہ امتِ محبوبِ کبریا	محشر کے دن کرینگے ملک انتظام خاص
مر کر حبیبِ حق کی محبت مین نام کر	غافل جہانمین کر تو سہی کوئی کام خاص

۷	یا مصطفے رب سے لیے امداد کا ہی وقت ہی مہرِ دلفگار تمھارا غلام خاص	۲۹
	ردیف ضاد منقوطہ	

ہی عاشقونکو عشقِ نبی مین گداز فرض	جس طرح مومنونکے لیے ہے نماز فرض
دریای عشقِ آلِ پیمبر مین غرق ہو	ہے زورقِ جہانسے تجھے احتراز فرض
فرقت مین لاکھ غم ہون شکایت نہ لب پہ آئے	ہے الفتِ رسول مین اخفاءِ راز فرض
بیخود ہون اپنے شوق مین اتنی خبر نہین	عشقِ رسول فرض کہ مجھپر نماز فرض

۵	یا رب طفیلِ سرورِ عالم سی بخشدے	۳۰

ہو سنے ہین ترک مہر سی بنارہ نواز فرض

ردیف طار غیر منقوطہ

پھر بخشش سے انکی الفت شرط	آل احمد کی ہے محبت شرط
پھر دیدار پاک حضرت سے	ہمدمہ جانکدار فرقت شرط
نہین مشکل سفر مدینہ کا	سالکو انکے لیے ہی ہمت شرط
دوست سے انکے دوستی لازم	انکے دشمن سے ہی عداوت شرط

۵	مغفرت مہر اہی گر چاہو آل احمد سے ہے محبت شرط	۱۳۱

ردیف ظار منقوطہ

نکلے جو منہ سے ایک بھی نبی کی ثنا کا لفظ	منہ جائے جادہ فرد گنہ سے خطا کا لفظ+
ہوتا ہے قلب و روح کو حاصل عجیب لطف+	آتا ہے میرے لب پہ اگر مصطفیٰ کا لفظ+
شہ کے مریض ہجر شفا چاہتے نہین+	مرجائینگے کہین جو سنین گے شفا کا لفظ+
ثابت رہے گی لاش مری زیر خاک بھی	ہے نقش قاب جان پہ میرے خدا کا لفظ+

۵	جی چاہتا ہی مہر کر دن رات درد ہو تسکین جان ہی خواجۂ ہر دوسرا کا لفظ	۱۳۲

ردیف عین غیر منقوطہ

واہ کیا روشن کیا ہی مصطفیٰ نے نام شرع	حشر تک جاری رہین گے خلق مین احکام شرع
پی تا اِل حشر مین وہ جام کوثر پاے گا	عالم اسباب مین جسکو ملا ہے جام شرع
رہے دم تک شرع پیغمبر پہ مین قائم رہون	یا الٰہی دلکو میرے قید رکھے دام شرع
بکی الفت ہر اک فرد بشر پہ فرض ہے	باغ جنت مین ہی جانا مو سوا انجام شرع

۵	پھر دیکھے گا قیامت میں وہ باغ خلد کے	۱۳۳

پی لیا اے مہر جسنے بادۂ گلفام شرع

ردیف غین منقوطہ

ہے فریدی یہ خاندان کا چراغ — بلکہ کہیے اوسے جہان کا چراغ
جانشینِ چراغِ دہلی ہے — اہلِ عرفان کے آشیان کا چراغ
زینتِ تخت قبلۂ عالم — پرتوِ نورِ لامکان کا چراغ
رونقِ بزمِ چشت اہل بہشت — شمعِ دین محفلِ جنان کا چراغ

۵

ماہ کی جان ہے زمین کی روح
مہر کا نور آسمان کا چراغ

۳۴

ردیف فا منقوطہ

ہو رہے ہین آجکل وحشت کے سامان ہر طرف — دام پھیلائے ہے وہ زلفِ پریشان ہر طرف
کر دیا ہے کوئی جادو اس بتِ بے پیر نے — ڈالے ہین زنار گردن مین مسلمان ہر طرف
تیرے دیوانون سے جنگل بھر گئے اے شوخ چشم — پھٹتے جاتے ہین ہزارون ہی گریبان ہر طرف
خنجرِ جور و ستم سے اک جہان پامال ہے — نالہ زن ہین ساکنانِ شہرِ امکان ہر طرف
مبتلائے دردِ ہجر کوئی کوئی صیدِ الم — تا فلک پہونچی ہے فریادِ غریبان ہر طرف
تیرے غمزے نے جہان مین کر دیا ہے قتلِ عام — سیکڑون بسمل ہین اور لاکھون ہین بیجان ہر طرف

۷

چل مدینہ مین وہین تسکینِ دل ہوگی تجھے
مہر کیون گھبرا کے پھرتا ہے پریشان ہر طرف

۳۵

ردیف قاف منقوطہ

ناتوان ہون یا نبی اللہ مشکل ہے فراق — بسملِ تیغِ ادا ہون اور قاتل ہے فراق
عمرِ تنہائی مین کٹتی ہے نہایت لطف سے — ہجر ہے تسکینِ جان اور راحتِ دل ہے فراق
ضعف یہ ہے روح باہر تن سے جا سکتی نہین — سخت جانی کا مری واللہ قائل ہے فراق

جان کس کس سے بچاؤں سب کے خوبان عشق — [illegible] دل سے فراق
دل لگانے کو سمجھتے تھے مذاق اور دل لگی — یہ تجیر اسکی نہ تھی [illegible] حاصل ہے فراق
ہمدم سو کیا پوچھتے ہو اضطراب دل مرا — جانتے ہو [illegible] دل میں فراق

گر نہو تجکو میسر وصل محبوب ترا
پھر تیری جان کا ارے روز قاتل ہو فراق

ردیف کاف [illegible]

ہے مدینہ کی کیا ہی پیاری خاک — ہو وہاں کی خدا [illegible] خاک
چاک دامن ہو وا نگے کا شوق سے — جسم [illegible] وہیں کی [illegible] خاک
دیکھ اے جذبہ یثرب و بطحا — [illegible] خاک
نہ ملیگا خدا سوا اوسکے — [illegible] پیاری خاک
بعد مرنے کے ہو وہیں مدفن — وان کی پاؤں [illegible] پیاری خاک
مجکو اس آنکھ سے دکھا یا رب — وہ شجر خوشنما [illegible] پیاری خاک

خاک تم ہوا گر مدینہ میں ہو
پھر اکسیر ہو تمہاری خاک

ردیف لام غیر منقوطہ

میں کیا کہوں جو دلکی تمنا ہے یا رسول — ہر دم [illegible] خیال تمہارا ہے یا رسول
جو کچھ عمل ہی ساتھہ وہ روشن ہے آپ پر — اکیا آپ ہی کا [illegible] یا رسول
ہاں دلمیں ایک عشق جمال آپ ہی کا ہے — حسرت کوئی نہ کوئی تمنا ہے یا رسول
ہر قلب کا انیس ہے ہر دل عزیز ہی — کیا خوب اسم پاک تمہارا ہے یا رسول
جنت ملی ملی نہ ملی مجھ غریب کو — ایسا ستانہ آپ کا اچھا ہے یا رسول
اکبار اپنی آنکھوں سے میں آکے دیکھ لوں — مدت سے دلمیں شوق مدینہ ہے یا رسول

رحمت کی جلوہ گاہ خدا نے بنائی ادہر — بیتاب آجکل دل شیدا ہے یا رسول
اب ہے چلکے دیکھیے دشت مدینہ کی — ہر وقت یہ جنون کا تقاضا ہے یا رسول
عصیان کا خوف ہو نہ عذاب لحد سے ڈر — رحمت کا آپ ہی کے سہارا ہے یا رسول
چھوٹا سا منہ ہے بات بڑی ہو [illegible] — کب مجکو تیرے عشق کا دعوی ہے یا رسول

۱۱ — کچھ ہو دوا [illegible] درد جگر کے لیے — ۳۸
[illegible] صبح و شام [illegible] ہے یا رسول

ردیف میم [illegible]

[illegible] عصیان [illegible] — نہال باغ عرفان ہیں جناب خواجہ اعظم
خدا [illegible] کا تماشا سب نظر آتا [illegible] — ظہور شان یزدان ہیں جناب خواجہ اعظم
اگر [illegible] کوئی پوچھے تو ہم ایمان [illegible] — [illegible] ایمان ہیں جناب خواجہ اعظم
خدا کا واسطہ [illegible] نگاہ لطف ہو [illegible] — [illegible] خادم پریشان ہیں جناب خواجہ اعظم
نہ [illegible] کرنا [illegible] — گنہگاروں کے نگہبان ہیں جناب خواجہ اعظم
ہر اک انسان [illegible] — ہر اک [illegible] کے ارمان ہیں جناب خواجہ اعظم
دل [illegible] — [illegible] جہان ہیں جناب خواجہ اعظم
[illegible] — [illegible] گلزار رضوان ہیں جناب خواجہ اعظم

[illegible] — [illegible] عقیدہ [illegible] — ۳۹
[illegible] عصیان [illegible] خواجہ اعظم

ردیف نون [illegible]

عیسیٰ کو اور [illegible] کو پہچانتے نہیں — عاشق کسی کو تیرے سوا جانتے نہیں
حسن نبی کے سامنے یوسف کا حسن کیا — ہم حسن عارضی کو کبھی مانتے نہیں
انکار جب [illegible] جنکو [illegible] لوگ — شان رسول پاک کو پہچانتے نہیں

بیمارِ دل طبیب مدینہ کے پاس چل — عیسی دواے دردِ جگر جانتے نہین
الیاس و خضر ہین ترے کوچہ کے پاسبان — یثرب کی خاکِ پاک کیا پہچانتے نہین
پہچانتے نہین جو خدا کے رسول کو — ہین تابعِ پیمبر خدا کہ وہ پہچانتے نہین
آقا تو تجھے یہ عالمِ رازِ خدا تھے آپ — سب کچھ وہ جانتے ہین جو پہچانتے نہین

۹	عاشق ہین مہر ہم تو رسول کریم کے خاک ایسے ویسے کوچون کی ہم چھانتے نہین	۴۰

یہ آرزو ہے کہ جب ہو گذر مدینے مین — کرون مین زندگی اپنی بسر مدینے مین
تمام دن ہو زبان پر مری درود و سلام — صلواۃ کہتا پھرون رات بھر مدینے مین
جو زائرِ درِ اقدس ہین سب وہ ہین ناجی — نہ خوفِ جرم نہ عصیان کا ڈر مدینے مین
الٰہی تیزیِ رفتار ہو یہ پاؤن مین — کہ شام کعبہ مین ہو اور سحر مدینے مین
ضرور پھول کے پہلو مین چاہیے کانٹا — ہوا ایک مجھسا بھی شوریدہ سر مدینے مین
زبان سے قسم نہ کہین پھر کبھی جنابِ مسیح — اوترکے آئین فلک سے اگر مدینے مین
یہ کیا سبب ہے یہان آکے ساتھ چھوڑ دیا — کدھر گیا مرا دردِ جگر مدینے مین
کچھ ایسے ہو گئے ہین گم پتا نہین ملتا — نہ اپنا دھیان نہ دل کی خبر مدینے مین
ہر ایک سمت فلک سے نزولِ رحمت ہے — خدا کی شان ہے دیکھو جدھر مدینے مین

۱۰	یہ جانتے ہین کہ ہے زندگی یہ دو دن کی مرینگے مہر ہم اک دن مگر مدینے مین	۴۱

کب تک مین یا رسول رہون انتظار مین — باقی نہین ہے ضبطِ دلِ بے قرار مین
مر جاؤنگا تڑپ کے جو فرقت مین آپکی — گذرے گی چین سے نہ کسی ان مزار مین
تحفہ مین جاکے دونگا یہ منکر نکیر کو — لیجاؤنگا شبیہ محمد کنار مین
افسوس اے ہوا ای مدینہ وہین ہے تو — ہم یان پڑے ہوے ہین ترے انتظار مین.

جاری رہیگا نام محمد زبان پر
پوچھیں گے مجھسے خاک فرشتے مزار میں

آنکھوں سے دیکھے جو مدینہ تو ہو قرار
اک آرزو یہی ہے دل بیقرار میں

۷ — آ گئے اوس آستانہ کے مشکل ہے عرض حال
اے مہر پہلے دل تو ہے اختیار میں — ۴۲

فخر پاکان زمان فخر جہان فخر الدین
کاشف سر حق و راز نہان فخر الدین

خود فنا گشت کہ تا قرب الٰہی گردد
ساکن خلد شدہ عرش مکان فخر الدین

جلوہ فرمود ز محمود میان شان خدا
شان محمود عیان شد ز میان فخر الدین

کیست پنہان بہ وجودش نتوان گفتن
لیکن اظہار شد از نام و نشان فخر الدین

۵ — مہر در روز جزا پیش خدا خواہم رفت
چشم تر آہ بہ لب ورد زبان فخر الدین — ۴۳

تھاموں جگر کہ نالہ کروں رسا کروں
اب مانتا نہیں دل بیتاب کیا کروں

اتنا تو ہوش ہو مجھے فرقت میں یا نبی
آئے اجل تو دل میں خیال آپ کا کروں

میں گوش دل سے چار پہر شام ہجر میں
یثرب کے نازنین کا فسانہ سنا کروں

کچھ بھی نہیں ہے پاس سوا اسکے یا نبی
گر ہو قبول نذر دل مبتلا کروں

جسدن مزار پاک پہ میری نظر پڑے
آنکھوں سے دیکھوں سر سے میں سجدے کیا کروں

کیا پوچھتے ہو حال ہزاروں ہیں حسرتیں
کچھ ایک بات ہو تو بیان مدعا کروں

جبتک نہ تو ملے نہ ملے گا خدا مجھے
کیوں یاد تیری چھوڑ کے یاد خدا کروں

کھینچا مرے خیال کو تار و نغمۂ رسول
اے جذبۂ وصال ترا شکر کیا کروں

واماندہ ہوں میں اور مقدر ہے نارسا
پہونچوں نبی تلک تو میں کچھ التجا کروں

تدبیر کوئی بن نہیں پڑتی فراق میں
کیا چارہ گر علاج دل مبتلا کروں

پہونچا دے کوئی مجکو مدینے تو رات دن
بیٹھا رہوں میں در نظارہ کیا کروں

۱۲ — اظہار شوق قلب کا افشا بجا ہے
جب ضبط ہی نہو تو بھرا ای جو کیا کرون — ۴۴

شیدای روی پاک رسول خدا ہوں میں — عاشق خدا ہی جسکا اوسی پر فدا ہوں میں
سائل کو اپنے خوان سے نعمت عطا کرو — بندہ نواز شاہ ہو تم اور گدا ہوں میں
کچھ آپ اسکی چارہ گری کیجیے یار دل — کہتا ہے مجھسے درد جگر لا دوا ہوں میں
سنگ در رسول کو ہے فخر لعل پر — روضہ کی خاک کہتی ہی بس کیمیا ہوں میں
کچھ اور جاہ و مال کی خواہش نہیں مجھے — ہر طالب دواے دل مبتلا ہوں میں
آتا نہیں نظر کوئی غیر آپ کے نبی — اک آپ روبرو ہیں جدھر دیکھتا ہوں میں
یثرب میں جاکے شوق سے سجدہ کرونگا میں — واعظ ترے منانے سے کب مانتا ہوں میں
مطلب بھی آپ ہیں مری مقصد بھی آپ ہیں — ہر بال ہو زبان ہمہ تن التجا ہوں میں
خواہش نہیں ہے مجھکو زر و جاہ و مال کی — مجھکو وہی عطا ہو جو کچھ مانگتا ہوں میں

۱۰ — دنیا میں کون پوچھنے والا ہے مہر کا
اچھا نہیں برا سہی پر آپکا ہوں میں — ۴۵

رہبر اہل جہان خواجہ معین الدین ہیں — رونق کون و مکان خواجہ معین الدین ہیں
ابن مریم کو بھلا حاصل ہوئی تھی کب یہ بات — ہر تن بیجان کی جان خواجہ معین الدین ہیں
گلشن دنیا انہیں کے فیض سے سرسبز ہے — بلبل باغ جنان خواجہ معین الدین ہیں
خطۂ اجمیر کو بیشک کہیں گے رشک خلد — ہی وہی جنت جہان خواجہ معین الدین ہیں
جھکتے ہیں شیخ و برہمن آستان پاک پر — کعبۂ ہندوستان خواجہ معین الدین ہیں
اونسے پوچھے کوئی اسرار نہان معرفت — سر حق کے راز دان خواجہ معین الدین ہیں
رہبر راہ خدا و خضر دین مصطفے — ہان معین الدین ہان خواجہ معین الدین ہیں
حلقۂ طاعت پڑا ہر ایک کی گردن میں ہے — شاہ شاہان جہان خواجہ معین الدین ہیں

۹ — ۴۶

حاسدوں کی دشمنی سے کچھ نہ ہوگا اے فلک
مہر سرچشمہ بامہربان خواجہ معین الدین ہیں

روز و شب نازل ہیں انوار خدا اجمیر میں
جلوہ فرما ہیں حبیب کبریا اجمیر میں

حاکمانِ ہند کی تھا کاشتکاری کے لیے
آگیا ہے وارث مشکلکشا اجمیر میں

کعبۂ ہندوستان بیشک مزار پاک ہے
کیوں نہ جائے شوق سے خلق خدا اجمیر میں

جتنے اہلِ چشت ہیں سبکی یہی ہے آرزو
ہاں جب تک تن میں ہے رکھے خدا اجمیر میں

سایۂ پاک جناب سرور پیغمبران
جب مدینہ میں چھپا پیدا ہوا اجمیر میں

ہیں جنابِ خواجۂ اعظم طبیبِ دردِ دل
زحمتِ عصیان کی ملتی ہے دوا اجمیر میں

اپنی آنکھوں کو ملونگا آستانِ پاک پر
مجکو ہو جائیگا جب میسر آ خدا اجمیر میں

سنتے ہیں محروم اوس در سے کوئی پھرتا نہیں
ہم بھی جا بیٹھینگے اپنی التجا اجمیر میں

زائرانِ روضۂ اقدس پہ ہے دوزخ حرام
داخلِ جنت ہوا جو آگیا اجمیر میں

واہ کیا سرکار ہے ملجاتی ہے سبکی مراد
اپنے مقصد پاتے ہیں شاہ و گدا اجمیر میں

کفر کی ظلمت گھٹی اسلام کی رونق بڑہی
جب قیام خواجۂ اعظم ہوا اجمیر میں

۱۲ — ۴۷

ہے بہت مضطر دکن میں اب یہ زبیر الدین حسین
اوسکو بلوا لو شہِ ہر دوسرا اجمیر میں

لو مبارک ہو کہ پھر دہوم سے آیا یہ جشن
شیخ محمود کی ہے سالگرہ کا یہ جشن

قاف میں جن و پری عیش و خوشی کرتے ہیں
آج وہ رات ہے حوروں میں بھی ہوگا یہ جشن

آفریں منہ سے نہ بولیں تو ہمارا ذمہ
آکے دیکھیں تو سہی چرخ سے عیسیٰ یہ جشن

سال بھر شوق میں بیتاب رہا کرتا ہوں
کاش ہر ماہ کی پندرہ دین کو ہوتا یہ جشن

مدتوں دیکھتے ہیں راہ مہِ نو کی طرح
اپنے مشتاقوں کی ہے نکہت کا تارا یہ جشن

اس زمانہ میں جو ہوتا بخدا انجانا
جشن جمشید کی پیشانی کا ٹیکا یہ جشن

رحمتِ حضرتِ باری کا ہے ہر سمت نزول
گلشنِ دہر کو شاداب کریگا یہ جشن
ہند کے شہر و نمین اس جشنِ مبارک کا ہی شور
حیدرآباد کی تقدیر ہی میں تھا یہ جشن
کبھی آنکھوں نے نہ دیکھا نہ سنا کانوں نے
یہ شبِ نور یہ جلسہ یہ تماشا یہ جشن
سال بھر عیش اگر کیجیے یہ لطف کہاں
لطف دیتا ہے جو کچھ چار پہر کا یہ جشن

۱۱
ہر دن رات یہی دل سے دعا کرتا ہی
اوسکو قائم رکھے اللہ ہی جسکا یہ جشن
۱۲

ای ہند کے والی ابنِ علی اولادِ بتول معین الدین
ای روحِ حسن ای جانِ حسین ای آلِ رسول معین الدین
جو دم ہے وہ تیری یاد میں ہر ایک تو ہر دل ناشاد میں ہے
میں بھول نہیں سکتا تجکو تو مجکو نہ بھول معین الدین
مایوسی و حسرت ہمدم ہیں اب دوست مرے رنج و غم ہیں
کیا عرض فسانہ اپنا کروں قصہ ہے یہ طول معین الدین
اچھوں کے اگر تم ہو خواہاں آخر یہ برے پھر جائیں کہاں
ہم میں ہیں عیب بھرے لیکن تم کر لو قبول معین الدین
تنہائی ہجر ستاتی ہے اب جان لبوں پر آتی ہے
اک دل تھا شبِ غم کا مونس سو وہ بھی ملول معین الدین
اجمیر میں جلد بلا لو مجھے للہ دکن سے نکالو مجھے
کبتک میں سر پہ اڑاتا پھروں یاں خاک اور دھول معین الدین
تو چشمِ نبی کا تارا ہے فرزندِ علی کا پیارا ہے
ہر دل میں نہو کیوں تیری جگہ تو ہے مقبول معین الدین
ہے گلشن عالم میں شہرت پھیلی ہی ہر اک جانب نکہت

تم ہتنگ باغِ ولایت کے ہو نارد پھول معین الدین

ہے مہر کی خواہش یا سرورا جبیں میں آکر اٹھ پھیر

۹ شعر غزل ۹ ۴۹ –

روضہ میں درد دیکھ ہوں اکثر آلِ رسول معین الدین

ردیف واو مہملہ

محبو خاکِ کوئے مصطفٰے کو کیمیا سمجھو
دوا ہر دل اسی کو سمجھو ہے خاکِ شفا سمجھو

نبوت سے کیا فرق تھا بتلا دو کوئی
حسین ابنِ علی کی شان شانِ مصطفٰے سمجھو

نبی کی شان سے تم ہمسر و شانِ خدا اظہار
یہ سوءِ ظن تمہارا ہے خدا سے گر جدا سمجھو

تمہارے در کا میں محتاج تم مالک خدائی کے
شہِ ہر دو سرا تم ہو مجھے اپنا گدا سمجھو

بیان کرنیکی طاقت ہو نہ کچھ کہنے کی ہمت ہے
جو کچھ ہے یا رسول اللہ دل کا مدعا سمجھو

یقین دل میں کہو ای کشتگانِ خنجرِ احمد
فراقِ مصطفٰے کے درد کو اپنی دوا سمجھو

فنا فی العشق یا شاہ ہو لِ مضطر محبت میں
دمِ آخر جو آجائے مدینہ کی ہوا سمجھو

تمہاری بخشگی ای عاشقو اوس وقت سمجھینگے
قضا کو تم محمد کی ادائے دلربا سمجھو

۹
تمہارا شوق اسمیں شک نہیں ای مہر کامل ہے
مگر لازم ہے اپنی انتہا کو ابتدا سمجھو
۵۰

ردیف ہار ہوز

یہ ہے شوکت و شان قطب المدینہ
مدینہ ہے ایوان قطب المدینہ

مکان آپ کا ہے گلستانِ جنت
ہے رضوان بھی باغبان قطب المدینہ

محمد کے سایہ میں ہے اونکا مرقد
خدا ہے نگہبان قطب المدینہ

ہیں قطب المدینہ وزیرِ دو عالم
محمد ہیں سلطان قطب المدینہ

یہ ہیں شیخ محمود چشتی نظامی
گلِ صحنِ بستان قطب المدینہ

جدہر دیکھیے چشتیوں کا ہے مجمع
جہاں ہے گلستان قطب المدینہ

جدا کیونکر آنکو کوئی اون سے سمجھے ++ کہ ہین فخر دین جان قطب المدینہ

۸ ادب سے کیا پیارے مہر خاموش ہو جا
نہ ہوگی بیان شان قطب المدینہ ۵۱

ردیف یائے تحتانی

عشق معشوقان دنیا اور ہے ++ خواجۂ اعظم کا جلوا اور ہے
خواجۂ اعظم کے ہین انداز اور ابن مریم کا طریقا اور ہے
انکے افسانہ کا ہے کچھہ اور رنگ قصۂ یوسف زلیخا اور ہے
آپ کا مسجود بیت اللہ سہی زاہد و رندون کا کعبہ اور ہے
اولیا سب یون تو ہین خاصان حق ہان مگر اجمیر والا اور ہے
طور پر موسیٰ کو دعوے اور تھا عاشقون کو تیرے دعویٰ اور ہے
اور ہی کچھہ رنگ ہے اجمیر مین صورت دیر و کلیسا اور ہے
آرزو منصور کو کچھہ اور تھی تیرے شیدا کی تمنا اور ہے

۹ تمام ہو یہ مہر کا مطلب نہین
اس سخن گوئی کا منشا اور ہے ۵۲

جہانمین دہوم ہی تیری معین الدین اجمیری بس اب امداد ہو میری معین الدین اجمیری
زبان پر رات دن رہتا ہی جاری نام گو تیرا مگر ہوتی نہین سیری معین الدین اجمیری
ہماری جان جب نکلی تو یہ کہتی ہوئی نکلی معین الدین اجمیری معین الدین اجمیری
جنون کے جوش مین جب سر کو ٹکرائی چلون گھر کی مجھے چوکھٹ ملے تیری معین الدین اجمیری

۵ قضا جب مہر کی آئے تو بس اجمیر مین آئے
یہی ہی آرزو میری معین الدین اجمیری ۵۳

جہان عشاق کی لیتی ہے ادا خواجہ کی ہی قیامت نگہ ہوش ربا خواجہ کی

صوت سرمد کی جو کرتا ہون کبھی مین خواہش | غیب سے آتی ہے کانون مین صدا خواجہ کی
دشت اجمیر ہی کو جاتے بنینگے جب جائین گے | بکھر گئی وحشیو نکے سر مین ہوا خواجہ کی
اسمین جو بات ہے لاثانی ہے ماشا اللہ | اک زمانے سے نرالی ہے ادا خواجہ کی
کیا کرون لیکے مین گلہای جنان کی نکہت | بو سونگھا دے مجھے ای باد صبا خواجہ کی

٦

بڑھتی جاتی ہے کچھ ای مہر حزین عمر کے ساتھ
کم محبت نہین ہوتی بخدا خواجہ کی

مہر

چاہیے ہر شخص کو الفت معین الدین کی | فرض ہے ہر ایک پر طاعت معین الدین کی
کیا لٹاتے ہین خدائی کے خزانے بے دریغ | ملگئے محمود کو دولت معین الدین کی
اب نہ آنکھو مین سمائین گے حسینان جہان | کسکو دیکھون دیکھکر صورت معین الدین کی
وعدہ کیا حشر کا ذکر قیامت کیون کرین | ہمکو جب معلوم ہے عادت معین الدین کی
یا الٰہی اونکا جلوہ ہو اندھیری گور مین | مجکو مرقد مین ملے صحبت معین الدین کی
پوچھیے جبریل سے اوس نور باطن کی صفت | جانتا ہے کفر بھی طاقت معین الدین کی
گنبد پُر نور سے نور الٰہی ہے عیان | معدن انوار ہے تربت معین الدین کی
حاسد بدخلق سمجھے یا نہ سمجھے کیا غرض | جب خدا کرتا ہے خود عزت معین الدین کی

٩

مہر جب محشر مین انسان ہونگے محو الم
وان کھلے گی سب پہ کیفیت معین الدین کی

٥٥

زمین پر رہنے والونکی فغان خواجہ ہی خواجہ ہے | صدای ساکنان آسمان خواجہ ہی خواجہ ہے
نگین چشم حق بین صورت محمود چشتی ہے | محمد نقش دل ورد زبان خواجہ ہی خواجہ ہے
نہین مطلب ہمین ای ہمنشین اورونکے قصے سے | ہماری اور کیا ہی داستان خواجہ ہی خواجہ ہے
سکوت مرگ سی گشتہ ترے کچھ کہہ نہین سکتے | مگر اک جنبش لب سی عیان خواجہ ہی خواجہ ہے
کوئی دلکو بھاتا ہے نہ آنکھون مین سماتا ہے | وہان کیا کام غیرون کا جہان خواجہ ہی خواجہ ہے

مرا ہر نالہ و آہ و ذکر ہو و حق ابتدا انتہا میں تھا
صبا کی آن و فریاد و فغان خواجہ ہی خواجہ ہے

کب او سکی یاد سے خالی ہو گفتار و سکوت تھا
خموشی اک تصور ہے بیان خواجہ ہی خواجہ ہے

جہان میں عاقل و نادان سبھی وسکا نام لیتے ہیں
کلام پیر و طفلان سے زبان خواجہ ہی خواجہ ہے

شروان عشق کی دہشت ہر زبان پر تھا یہ سکہ
وہاں خواجہ ہی خواجہ ہے یہاں خواجہ ہے خواجہ ہے

۱۰

سجے کیا فرشتہ بہشت میں فرشتوں نے کسی دل کی
ترا جب بدر و مہر نیم جان خواجہ ہی خواجہ ہے

۵۶

مدح افزا سا ہے آئی ہو بو اجمیر سے
اے صبا کیا آج ہوا آئی ہے بو اجمیر سے

آؤ ہم اک کشتہ نکات معرفت پان آؤ ہم
یہ صدائیں آ رہی ہیں کو بکو اجمیر سے

زخمی تیغ محبت کو کہ ہو سکے خسا ہیں
سرگشتی ہو سکے نکلے سرخرو اجمیر سے

کھینچ لے اک بندہ بہ شہر مقدس کھینچ لے
ہم تصور میں ہیں کرتے گفتگو اجمیر سے

۵

جا لیے مہر سہا ہی تھا او دل جان پاک
وا کی قسمت آ گیا پھر شہر تو اجمیر سے

۵۷

یہ فائدہ ہے تجھے بخت یار کاکی سے
خدا ملا ہے مجھے بختیار کاکی سے

وہ لے لیے قبا عالم سے مانگ لیتا ہوں
جو مانگنا ہے مجھے بختیار کاکی سے

بنائے کیوں نہیں چارہ کشش مجھے دل کا
یہی گلا ہے مجھے بختیار کاکی سے

ستمگی نفس کی بیماریاں شد است باقی
ملی دوا ہے مجھے بختیار کاکی سے

سوای انکے کسی سے میں مل نہیں سکتا
کہ راستہ ہے مجھے بختیار کاکی سے

بیان میں آ نہیں سکتا کسی سے شرح کرم
جو کچھ ملا ہے مجھے بختیار کاکی سے

۳

جو مانگنا ہے وہ مانگو نگا بیدریغ اے گھر
کہ ننگ کیا ہے مجھے بختیار کاکی سے

۵۸

حامی ہمارا حشر میں بابا فرید ہے
عقبیٰ کا لئے عاصیو توشہ فرید ہے

ہم آرزوئے مسیح کے آنے کی کیوں کریں
جب جانتے ہیں اپنا مسیحا فرید ہے

اے چشتیو گناہوں کا ڈر حشر میں نہیں
سو جو دانے واسطے اپنا فرید ہے

ہمسے گناہگاروں کو ظلمت کا خوف کیا
تاریکی لحد کا اوجالا فرید ہے

۵ — ۵۹

صدقے سہی تیرے قبلۂ عالم کروں حشر
مہر نظامی تیرا سہارا فرید ہے

ہوگا نہ کوئی ہمسر محبوب الٰہی
فردوس کا در ہے در محبوب الٰہی

سلطان مشائخ کے ہیں خدام ہزاروں
ہر ملک میں ہے لشکر محبوب الٰہی

شان آپکی تھی جلوۂ شان احدیت
دیکھے تو کوئی جوہر محبوب الٰہی

ہرچند کہ باطن میں تھی تا عرش رسائی
تھا فرش زمیں بستر محبوب الٰہی

عشاق کے سر خم ہیں ادھر فرط ادب سے
عریاں ہے ادھر خنجر محبوب الٰہی

کافی ہے مٹانے کے لیے لاکھوں کی جانیں
اک عشوۂ غارت گر محبوب الٰہی

۶ — ۶۰

سجدہ میں رہے حشر تلک سر نہ اوٹھائے
سر مہر کا ہو اور در محبوب الٰہی

روشن آئینہ ہے ایمان چراغ دہلی
چشم بد دور ہے کیا شان چراغ دہلی

اونکے رتبے کی بلندی کوئی دیکھے کیونکر
ہے فلک زینۂ ایوان چراغ دہلی

میکشو پاؤگے ہرگز نہ مئے اطہر کو
چھوڑکر جاؤ نہ دوکان چراغ دہلی

ہر گل اس باغ کا ہے باغ جنانمیں ہمشیں
تازہ ہر دم ہے گلستان چراغ دہلی

اس سے کیا بڑھ کے ہو اب صفت قبلۂ عالم کی
روح محبوب خدا جان چراغ دہلی

جب ملیگا ہمیں سودائے محبت کا مزہ
وسعت دل ہو بیابان چراغ دہلی

وہی صورت وہی سیرت وہی نکہت وہی رنگ
فخر دین تھے گل بستان چراغ دہلی

اک زمانے کو ہے گھیرے ہوئے رحمت کیطرح
پرتو بزم شبستان چراغ دہلی

۹ — یا الٰہی یہی خواہش ہے کہ روزِ محشر
ہاتھ ہو مہر کا دامانِ چراغِ دہلی — ۶۱

کیا کہوں جو ہے کمال مخدوم علی صابر کا ہے — اوج پر اقبال مخدوم علی صابر کا ہے
لاکھوں کو بھی سکم چاہیے کہنا ضرور — اسی زمین پہ حال مخدوم علی صابر کا ہے
آپکا ہر ایک طالب خلق میں اک قدر دست — سب سے بالا ہر کمال مخدوم علی صابر کا ہے
ستاتا نہیں رفعت خیال نہ آنکھوں سے کبھی — جیب مالا مال مخدوم علی صابر کا ہے

۵ — نازِ رفتار آپکا ہے یا قیامت کی روش
مہر کہتی یا کمال مخدوم علی صابر کا ہے — ۶۲

ہے رہبرِ بہشت دلِ نقشبند کی — الفت کرے نصیب خدا نقشبند کی
ہے ذاتِ پاک اونکی دریچہ فیضِ جود — سائل سے کوئی پوچھے عطا نقشبند کی
وہ سر ہے جسمیں اونکی محبت کا جوش ہو — وہ جان ہے جو ہو وسے خدا نقشبند کی
شانِ سلوک اور ہے اونکے طریق میں — ہر رنگ سے روش ہے جدا نقشبند کی

۵ — اللہ نے دیا ہے عروج اونکی ذات کو
کیا مہر تو کرے گا ثنا نقشبند کی — ۶۳

رہبرِ راہ ہدا شیخ شہاب الدین ہے — مظہرِ نورِ خدا شیخ شہاب الدین ہے
ہے کرم اونکا زمانہ کے لیے فیضِ خدا — معدنِ جود و سخا شیخ شہاب الدین ہے
منہ بھلا کیا جو کرے آپ کی توصیف کوئی — شیخ اعظم بخدا شیخ شہاب الدین ہے
شہرہ تھا آپکا مشہور جہان میں ہر سمت — روحِ جسمِ فقرا شیخ شہاب الدین ہے

۵ — ہے یقین اس تیری مدحت کو کریگا وہ قبول
مہر مخدوم ترا شیخ شہاب الدین ہے — ۶۴

زینتِ بزمِ جہان ہیں سید احمد رفاعی — محرمِ رازِ نہان ہیں سید احمد رفاعی

رونق بزم جہان ذات مقدس اونکی ہے | شمع ایوان جہان ہین سید احمد رفاعی
شان رفعت سے ہے اونکی پست پایہ آسمان کا | سرور عالی مکان ہین سید احمد رفاعی
گلشن جنت سے بھی بڑھکر زمین کا مرتبہ ہے | رونق افزای جہان ہین سید احمد رفاعی

کون ہی ای مہر جو لیتا نہین ہے نام اونکا
در دہر پیر و جوان ہین سید احمد رفاعی

۶۵

خمسہ برغزل نعتیہ قبلہ گاہ حضرت حافظ محمد بشیر الدین چشتی متخلص بہ بشیر ادام اللہ فیضانہم

شمع وحدت نور ایمان معین الدین ما | گلشن جنت گلستان معین الدین ما
ہست سہ ابرابر باران معین الدین ما | ہست بر ابدال احسان معین الدین ما

نعمتے یابند از خوان معین الدین ما

نور حق یار وضہ اش باشد بیابی مشتعل | با ضیای شمسہ مہر منور شد خجل
از فروغ عارض او صورت مہ منفعل | بر در پاکش اگر آید کدامی تیرہ دل

نور بخشد شمع ایوان معین الدین ما

دم بدم انوار حق از گنبد اقدس عیان | خم شود بر آستانش بہر تسلیم آسمان
خاک کویش نور افروز جبین عاشقان | باہزاران شوق می بوسند مردم آستان

مرجع خلق است ایوان معین الدین ما

بندہ پرور لطف گستر سرور اہل جہان | آفتاب آسمان مہر وجود عارفان
گوہر دریای بخشش بحر فیض بیکران | چون نباشد بارور نخل مراد خادمان

ابر رحمت ہست دامان معین الدین ما

بیخطر خدام حضرت از طریق خوف وبیم | مستقیم احباب بر راہ صراط المستقیم
تا قیامت بخشش محروم از لطف کریم | منکران خواجہ اعظم سزاوار جحیم

لائق جنت غلامان معین الدین ما

کیست آن مردم که در الفت نباشد کوچہ گرد   در خیال عشق او تخصیص ان باشد مرد
در ہوائی لعل او عیسی شده گردون نورد   مرده بیجان را بیک اشارت زنده کرد

از شیوان حق بود شان معین الدین ما

خواجہ اعظم سراج راه دین روشن ضمیر   واقف سر حقیقت راه عرفان را خبیر
مہر با قول بشیر خوش بیان شد ہم صفیر   وصف آن شاہنشہ کونین می گویم کثیر

این ہمہ بودست فیضان معین الدین ما

ایضاً

مری آنکھوں مین ہی جلوہ معین الدین چشتی کا   دل پر درد ہی شیدا معین الدین چشتی کا
یہان تک سر مین ہی سودا معین الدین چشتی کا   سنا جب تذکرہ خواجہ معین الدین چشتی کا

کیا خوش ہوکے نعرہ یا معین الدین چشتی کا

ہمارا سر فراق پاک مین وحشت کا مسکن ہے   زبان محو فغان ہی ہجر مین لب حرف شیون ہے
ہماری آنکھ اوسکے رخ کی نظارہ دل کا معدن ہے   ہمارا سینہ عشق خواجہ اعظم کا مخزن ہے

ہمارا دل ہی سرمایہ معین الدین چشتی کا

بسر کی عمر ساری عالم غربت مین حضرت نے   گذاری گو کہ اپنی زندگی کثرت مین حضرت نے
گذر لیکن کیا ہے پردہ وحدت مین حضرت نے   قدم رکھا ہی میدان حقیقت مین حضرت نے

بڑھا ہی کسقدر رتبہ معین الدین چشتی کا

ہین خضر جادہ حاجی شریف زندنی حضرت   حسن کے لاڈلے آل حسین ابن علی حضرت
فروغ شمع بزم خاندان حیدری حضرت   نبی ظل الہی ہین تو ہین ظل نبی حضرت

ہر اک کے سر پہ ہی سایہ معین الدین چشتی کا

چلا اب اجمیر مین یان عمر ساری مفت کھوتا ہے   فغان بے سود ہی کیون آنسوون سے منہ کو دھوتا ہے

نبی کا ہے نواسہ حیدرِ صفدر کا پوتا ہے
زبان سیراب ہو جاتی ہے دل شاداب ہوتا ہے
عجب کچھ نام ہے پیارا معین الدین چشتی کا

یہی ہیں مثل مروارید ہیں بحرِ کرامت میں
نہیں ثانی کوئی خواجہ کا میدانِ سخاوت میں
نہ شوکت میں نہ حشمت میں نہ طاقت میں نہ عزت میں
ہزاروں بار تولے میں نے میزانِ محبت میں
نہیں ہے کوئی ہم پلہ معین الدین چشتی کا

دلِ پر درد میں دریایِ الفت کی ہے طغیانی
نہ ہو کیونکر کہ حضرت حسن و خوبی میں ہیں لاثانی
نہ رہتی نام کو ای جہاں اوسکے دل میں حیرانی
علیمِ خستہ جاں ملتا ادب سے چشم و پیشانی
اگر نقشِ قدم ملتا معین الدین چشتی کا

مخمس لغیرہ بر مصرعۂ امیر ابن امیر نواب میر ابراہیم علیخان مغفور ساکن بڑودہ مرید خاص حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ

صدقے اس نام کے کیا نام ہے نامِ محمود
غیرتِ عرش بلندی میں ہے بامِ محمود
اولیا سے کہیں اعلے ہے مقامِ محمود
فہم جتنا ہے سمجھتے ہیں غلامِ محمود
خالی از رمز نہیں کوئی کلامِ محمود

سارے ارشاد ہیں حضرت کے حقائق سے بھرے
اسقدر فہم نہیں پھر کوئی کیسے سمجھے
آپکا کشفِ حقائق کوئی پوچھے ہمسے
اور اقوالِ مقدس کی کتب میں دیکھے
خالی از رمز نہیں کوئی کلامِ محمود

ہادیِ جادۂ تسلیم معارف آگاہ
قبلۂ اہلِ جہاں راہ نماے گمراہ
کوئی مانے کہ نہ مانے میں کہونگا واللہ
ہو گیا ہے یہ سخن ذہن نشین خاطر خواہ
خالی از رمز نہیں کوئی کلامِ محمود

پھر بہار آئی شگوفوں میں ہوئی پھر رونق
دیکھیے چرخ پہ کس حسن سے پھولی ہے شفق

شاد ہیں اہلِ چمن دور ہوا رنجِ فراق | رات دن [illegible] بلبل [illegible]

خالی از رمز نہیں کوئی کلام محمود

شکلِ انسان میں جو ظاہر وہ ہوا پیدا ہے | اوسکے باطن میں جو [illegible] کیا [illegible]
قسم اللہ کی عرفان میں وہ یکتا ہے | وہ غلط [illegible] سمجھے [illegible] سمجھا کیا ہے

خالی از رمز نہیں کوئی کلام محمود

آپکی بات ہی [illegible] سمجھے جو کلام باری | [illegible] ہمسر [illegible]
عقل حیران ہے [illegible] تیری رفتاری | جس [illegible] شاہد [illegible] زبان جاری

خالی از رمز نہیں کوئی کلام محمود

پھر کیا سوچ سے [illegible] کا نہیں شرمندہ | منحرف ہو گئے ہیں اسکے تو گبر و ترسا
جھوٹ کہتا نہیں میں تمسے ذرا بھی بندہ | کیا عجب ہے جو فلک سے بھی ہو آئے [illegible]

خالی از رمز نہیں کوئی کلام محمود

خمسہ مدحیہ شب میلاد حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ بر غزل حضرت امیر خسرو رضی اللہ عنہ

جس دم شبِ میلاد کی دیکھی ادائے دلبری | زہرہ کا دل بیکل ہوا شیدا ہوئی ہے مشتری
ہر حورِ باغِ خلد سے بولی پرستان سے پری | ای چہرۂ زیبای تو رشکِ بتانِ آزری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

تو ای شبِ میلاد کس آن سی ہے جلوہ گر | تیرا ہر اک انداز ہے رونق دہِ روئے سحر
یوں تو برس کی تین سو ساٹھ ہیں آئیں مگر | ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوب تر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

لاریب تیرے حسن سے ہے نورِ ایزد کا بھرم | پھیکے گا تیرے سامنے کیا حسن رخسارِ صنم
اے شب شبِ معراج کے انوارِ اقدس کی قسم | آفاق ہا گردیدہ ام مہرِ بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیزی دیگری

دیکھا شب میلاد نے جب حضرت محمود کو	سو جان و دل سے ہوگئے بس عاشق رنگین کو
پھر لوٹنے لاگی یہ حال سے کہنے لگے بیتاب ہو	عالم ہمہ یغمای تو خلق خدا شیدای تو

این نرگس شہلای تو آورده رسم کافری

کہنے لگے اہل جہان جب رات تھوڑی رہ گئی	تو کیا چلی ای شب کہ بس دنیا سے آرائش چلی
واللہ کچھ تیری ادا یہ ہے نرالی اور نئی	عزم تماشا کردهٔ آہنگ صحرا کردهٔ

جان و دل ما برده انیست رسم دلبری

دلبر جو حضرت تجھسے ہی ای شب ہے سب تجھ پر عیان	مرجاؤنگا ایدن اگر ہوئی تو میری آنکھوں سے نہان
یان چھوڑ کر بسمل مجھے یا تبدجا ہے کہان	ای راحت آرام جان پا قد چون سرو روان

زنہار مرو دامن کشان کارام جانم می بری

دیکھا جو روشن نور کو شب یہ سحر سے کہنے لگی	کیا فرق مجھ مین تجھ مین ہے تو مجھکو بتلا تو سہی
شب کی سنی جب گفتگو تب نور نے آواز دی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

جب حضرت محمود سے روشن ہوا روی زمین	شور سپار کیا دکھا دنیا سے تا عرش برین
پھر غیب سے پیدا ہوئی آواز صوت آفرین	صورت گر نقاش چین رو صورت یارم ببین

یا صورتی کش اینچنین یا ترک کن صورت گری

سرگشته و مضطر دکن مین تو رہے گا تا کجا	غافل ہی تو سن مجھسے تدبیر حصول مدعا
ای مہر چل گجرات مین حضرت کو یہ مقطع سنا	خسرو غریب است و گدا افتاده در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

خمسهٔ دیگر مدحیہ شب میلاد حضرت قبلهٔ عالم رضی اللہ عنہ بر غزل سید محمد خان

رند مرحوم لکھنوی

ہے شب محمود وہ جس جا تیرا
حسن و خوبی مین جہانگیر ہے شہرا تیرا
دیکھے پریون کا نہ منہ دیکھنے والا تیرا
حور تیرا آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا
سب سے بیگانہ ہے ای دوست شناسا تیرا

اچھی صورت ہے تری حسن ہے اچھا تیرا
خوب شہرت ہے تری خوب ہے چرچا تیرا
نام برتر ہے ترا بول ہے بالا تیرا
شان ارفع ہے تری مرتبہ اعلی تیرا
تو ہے یکتا کوئی ثانی نہین حقا تیرا

شب بروزی کے جو آثار ہین طلعت مین تری
جلوہ رنگ شب قدر ہے صورت مین تری
عکس نور شب معراج ہے رنگت مین تری
عقل کیا دخل کرے کنہ حقیقت مین تری
حوصلہ پست ہے مرا مرتبہ ہے اعلی تیرا

اسی شب اسواسطے رہتا ہے دل اپنا مسرور
آج آنکھون مین سمایا ہوا ہے تیرا نور
سنتے آئے ہین جہان مین یہ مثل ہے مشہور
دید لیلی کے لیے دیدۂ مجنون ہے ضرور
میری آنکھون سے کوئی دیکھے تماشا تیرا

تو کجا قبلہ کونین کی وہ چشم کجا
نہ وہ انداز نہ وہ ناز نہ شوخی نہ حیا
خیر ہے عقل کے ناخن لے ذرا ہوش مین آ
کسکی آنکھون سے ہے دعوے تجھے ہمچشمی کا
کسطرف دھیان ہے او نرگس شہلا تیرا

تجکو اس رات جو دیکھا قلم قدرت نے
چادر نور ہے سمجھا قلم قدرت نے
عزم ہر چند کہ باندھا قلم قدرت نے
قصد کرکے نہین کھینچا قلم قدرت نے
خود بخود بنگیا بیساختہ نقشا تیرا

حسن کو تیرے جو یکتائی مین حاصل ہے کمال
شعرا کو نہین ملتی ہے کوئی اسکی مثال
تیری صورت مین ہین آثار جمال و جلال
آنکھ لا سکتی نہین تاب تجلائے جمال
عالم نور ہے اے حور سراپا تیرا

دوش و زانو بھی اگر تیرے سے ہوتے او سکے
بال و گیسو بھی اگر تیرے سے ہوتے او سکے
دست و بازو بھی اگر تیرے سے ہوتے او سکے
چشم و ابرو بھی اگر تیرے سے ہوتے او سکے
ہو چکیا تھا رخِ خورشید سے دعوا تیرا

جوشِ سودا سے ہوا سبکے دماغوں میں خلل
وہم بیفائدہ ہے تمنہ سے اولٹ دے آنچل
ہوش کسکو ہے جو دیکھے ترا حسنِ اکمل
پاک دامانی میں تیرے نہیں پڑنے کا خلل
اپنے مشتاقوں سے ناحق ہی یہ پردا تیرا

خوش ہوئے مال کو پا کر نہ کبھی وسدن سے
لیٹے بستر بھی بچھا کر نہ کبھی وسدن سے
دیکھا کچھ آنکھ اوٹھا کر نہ کبھی اوسدن سے
بیٹھے تکیہ بھی لگا کر نہ کبھی اوسدن سے
ہم فقیروں نے لیا جب سے سہارا تیرا

کوئی چاہے تو نہ ہار بنے ایسی شکل
کچھ ہنسی کھیل نہیں یار بنے ایسی شکل
غیر ممکن ہے طرحدار بنے ایسی شکل
اختیاری نہیں ہر بار بنے ایسی شکل
کھنچ گیا صانعِ ایجاد سے نقشا تیرا

مہر دیوانہ کسی اور کا مشہور نہیں
ہاں تری یاد سے غافل ہو یہ مقدور نہیں
صدمۂ ہجر سے بسمل نہیں رنجور نہیں
عاشقِ روی پری شیفتۂ حور نہیں
جانِ جاں رند ہے دیوانہ و شیدا تیرا

مسدس در مدح مبارک حضرت قبلۂ عالم شیخ محمود میاں چشتی احمدآبادی گجراتی رضی اللہ عنہ

عالم میں جوشِ رحمتِ پروردگار ہے
ہر شاخِ نخل باغ سے گل ہمکنا رہے
سرسبز وادی و چمنِ روزگار ہے
ہر ہر روش پہ لوٹ نسیمِ بہار ہے
صحنِ چمن نمونۂ خلدِ بریں ہے آج
خلدِ بریں کا نقشۂ ثانی زمیں ہے آج

شبنم کے قطرہ قطرہ میں اختر کی شان ہے
گل چاندنی میں ماہِ منوّر کی شان ہے
سورج مکھی میں نیّرِ اکبر کی شان ہے
صحنِ چمن میں گنبدِ اخضر کی شان ہے

دکھلا رہی ہی جیغہ کو اب ضو ہر ایک شاخ
جھک جھک کے بنگئی ہے سہرا ہر ایک شاخ

واللہ اس مکان کا جو بن بنا ہے آج
اس روشنی میں کاہکشان کی ضیا ہی آج
ہر اک شجر بلور کا طوبےٰ بنا ہے آج
ہر جھاڑ کا کنول ثمرِ مدعا ہی آج

ہر شمع نور دیدۂ حورا کا رشک ہے
ہر اک چراغ عارضِ عذرا کا رشک ہے

ہر سمت جوشِ روشنی و نور آج ہے
شب کی سیاہی نور سے کافور آج ہے
ہم پلۂ شجر شبِ دیجور آج ہے
یہ رات رشک نور رخِ حور آج ہے

حیران ہی اپنے دلمیں نئے ڈھب کو دیکھکر
خورشید دنکو بھول گیا شب کو دیکھکر

حاصل خوشی ہی درد ور دلون سے ملال ہے
عیش و طرب میں محو ہر اک خوشخصال ہے
جنسِ غم و الم کا زمانہ میں کال ہے
ہر لب پہ ذکر حق ہے یہی قیل و قال ہے

کشتی مَی ہے قلزمِ قہر الٰہ میں
بادہ فروش جمع ہیں سب خانقاہ میں

مشغول یادِ حق میں ہیں سب لوگ شام سے
فرصت یہاں کسیکو نہیں انکے کام سے
عصیان کو خوف ہوتا ہی رحمت کے نام سے
ہی آج مستفیض جہان فیض عام سے

آثارِ انبساط میں عشرت کا طور ہے
رحمت پکارتی ہے کہ اب میرا دور ہے

کہتے ہیں دیکھتے ہیں چراغونکو جب بشر
جنبش نہیں ہی انمیں یہ سرکش ہیں کسقدر

گردوں [illegible] نظر — [illegible] کے آنکھی [illegible]

[illegible] ہر نگاہ سدکی طلب سی لگی ہوئی
[illegible] چراغ کو [illegible] لگی ہوئی

[illegible] ہوا — کہتی ہے خلق کون یہاں جلوہ گر ہوا
[illegible] ہوا — پیدا یہ کون ہیچ شرف کا قمر ہوا

[illegible] بشر کا جہاں میں ظہور ہے
[illegible] تا بہ فلک ایک نور ہے

[illegible] ہے — جسکو ہر ایک راز خفی پر عبور ہے
[illegible] ہے — صورت میں شان رحمت رب غفور ہے

[illegible] ہر اوج [illegible] مقام ہے
[illegible] رسول سے محمود نام ہے

[illegible] کا ہے — اور جانشین شریف شہر زندگی کا ہے
[illegible] کا ہے — واللہ خاص فور سر دہلوی کا ہے

واجب ہر ایک شخص پہ تعظیم اسکی ہے
[illegible] شاہ ہند سے تسلیم اسکی ہے

احوال اب تولد حضرت کا ہے رقم — چلتا ہے جھک کے فرط ادب سے مرا قلم
سرخی رنگ [illegible] سے ہم — شاخ قلم سے جھڑتے ہیں پھول آج دمبدم

[illegible] کا صفحہ یاسمین گلفروش ہے
قرطاس پر جو حرف ہے وہ سرخ پوش ہے

مدت سے اک زمانہ کو تھی یاد آپ کی — پندرہویں رات کو ہوئی میلاد آپ کی
قائم ہوئی جو خلق میں بنیاد آپ کی — اور دیکھی مہ نے شکل خداداد آپ کی

اوس شب میں مارے شرم کے کیسا گڑ گیا
چھپنے لگا ستاروں میں اور گھٹ کے رہ گیا

ہیبت زدہ ہو کہ فخر زمانہ ہے اونکی ذات
بیعت سے انکے فاسق و فاجر کو ہے نجات
کیا منہ کسی کا ہے جو بیاں کیجیے صفات
حق نے کیا ہے پیر و مرشد کائنات
اب انکے آگے روشنی ہر اک کی ماند ہے
ہیں اولیاء وقت ستارے یہ چاند ہے

شب نے جو دیکھا یہ کہ تولد کی رات ہوں
رتبہ مرا بلند ہے عالی صفات ہوں
کہنے لگی کہ میں بھی بڑی نیک ذات ہوں
پر فکر مجھکو یہ ہے کہ میں شب برات ہوں
یا لیل قدر یا شب معراج کونسی ہوں
اے بخت سچ بتا دے کہ میں آج کون ہوں

لکھتا ہوں اب کرامت حضرت کا ماجرا
اپنی طرف سے لفظ کوئی کم نہ ہے سوا
احباب گوش دل سے سماعت کریں ذرا
لکھا وہی قلم سے ہے راوی نے جو کہا
راوی نے جسقدر یہ حکایت بیان کی
تقلید پوری پوری ہے اوسکے زبان کی

اک روز اک سفر ہوا درپیش آپ کو
حضرت سے چھوٹے اور تھے حضرت کے بھائی دو
تھے ساتھ ایکے کئی خدام نیک خو
تھے وہ بھی ہمرکاب شہنشاہ راست گو
ندی تھی ایک راہ میں دریا بنی ہوئی
چلتی تھی اپنے پاٹ سے اونچی تنی ہوئی

مخلوق تھی کنارۂ دریا پہ بیقرار
یاں کوئی غمگسار ہے اپنا نہ کوئی یار
آپس میں کہہ رہا تھا یہ ہر ایک دلفگار
اس بحر پر خطر سے جو بیڑا لگائے پار
اونکے جو حال زار پہ لطفِ خدا ہوا

پیدا البس ایک سمت سے یہ ناخدا ہوا

بولا پھر آن کے ناخدا سے یہ پاک صفات
کیا ڈر ہے تمہیں فنا کا جو باقی ہے کچھ حیات

اللہ ہے کریم رحیم اوسکی پاک ذات
نیت ہے مستقیم تو پاؤگے نجات

کہتے ہوئے زبان سے چلو سب خدا خدا
کشتی رضائی حق ہے توکل ہے ناخدا

پھر کر لیا جناب نے ندی میں جب رکھا
وہ زور و شور تھا جو یہان خود بخود گھٹا

اور منہ سے تین بار لیا نام مصطفیٰ
پانی تک گھٹا کہ خوف سے گھٹنوں تک آگیا

ندی کو وجد ہو گیا اور جھومنے لگی
ہر موج ناخدا کے قدم چومنے لگی

بولی زبانِ حال سے یا شاہِ بحر و بر
شادابِ آپ فیضِ کرم سے ہے ہر شجر

ہے آپ ہی کے قبضۂ قدرت میں خشک و تر
دلمیں حباب کے ہے ترا نقش کالحجر +

کیا خاک ہوگی میری روانی کی آبرو
بس تیرے دم سے رہ گئی پانی کی آبرو

القصہ آ رہے ادہر کو نکل گئے ++
لغزش ہوئی جو پاؤں میں فوراً سنبھل گئے

خادم تھے جتنے ساتھ وہ سب سر کے بل گئے
چہرے سب ہو گئے جوش طرب سے بدل گئے

کہنے لگے کہ رہبرِ راہِ خدا ملا
ہم بیکسوں کو نائبِ مشکل کشا ملا

پھر بولے انکے صدقے سے ہمکو ملی نجات
یا رب جہان میں ذات کو انکے رہے ثبات

انکی دعا سے آج دوبارہ ہوئی حیات
یا رب قبول کر تو ہماری اک اور بات

محشر میں دلیہ نقش و لاکا اٹھا کر آئیں
نعلین پاک آپکی سر پر اوٹھا کر آئیں

اونچین تھا ایک مشرک بدبخت ... | ... [illegible] ... تجھے لشکر
اوسکو گمان ہوا کہ ہے یہ کوئی سحر گر | یا ... [illegible] ... نظر

ہر شے ... [illegible] ... حاصل کمال
اوس روز اوسکے سحر ... [illegible]

حیوان کے خواص ... [illegible] ... شریر | [illegible]
نخوت سے اپنی سب کو سمجھتا تھا حقیر | صورت ... [illegible] ... تقدیر

تھی گاہی ... [illegible]
لبس و سپاہ احتشام ہر اک رشتہ ... [illegible]

اس ہیبت خراب سے دریا ہیت وہ چلا | [illegible]
جاتا تھا اس طرح سے شقی پیرنا ہوا | [illegible]

اوسپر حباب صورت ... [illegible]
بولی قضا کہ آؤ بچاجی کہاں [illegible]

مدت سے تیری یاد میں ہے آتش سقر | [illegible] ... تیرا گھر
تجھکو نہیں ہے خوف الٰہی سے کچھ حذر | جلدی سے ... [illegible] ... دیرا سنکر

کیا جان کر تو منکر معبود ہو گیا
مردود حق تھا اور بھی مردود ہو گیا

بہتر ہے تجھکو نار کی سزا اسلئے | دوزخ کی آگ ... [illegible] ... اسلئے
رہنے کے واسطے کوئی گھر آگ کا ملے | غسلین اور زقوم کی تجھکو غذا ملے

نالاں ہے عمر تیری جوانی کیواسطے
اب تشنگی رولائے گی پانی کیواسطے

موجوں نے چار سمت سے اوسپر کیا ہجوم | حیران و مضطرب ہوا منجدھار بیچ وہ شوم

جسوقت آیا حافظہ گرداب میں ظلوم　　او سنے [illegible] دریا میں اک [illegible]

بندگی میں شیخ عزیز کے تا اشرفی [illegible]
چیکر دیا [illegible] نے گروہ [illegible]

بس ٹھہرا ہے کرامت حضرت ہوئی تمام　　اب کیجئے ختامہ کی اب روک لو لگام
انکو وہ خدا سے کہ ہے خالق الانام　　محمود کے طفیل سے بخشائیو میرے کام

حضرت کے فیض عام کا دریا رواں رہے
جبتک کہ یہ زمین رہے آسمان رہے

رباعیات

شجرۂ طیبہ چشتیہ عالیہ بہشتیہ از مخدوم عالم شیخ فخر الدین چشتی [illegible]

در حمد خالق دو جہان خالق کون و مکان جل جلالہ و عم نوالہ

ہر سو ہے آشکار صنعت تیری　　ہر بار کہ دیکھی ہوئی ہے قدرت تیری
یا رب کوئی کس طرح تیری حمد کرے　　معلوم ہی جب نہ ہو حقیقت تیری

در نعت مبارک سید المرسلین شفیع الامم سرور کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

کیا خوب ہے فخر انبیا کی صورت　　اک نور خدا ہے مصطفیٰ کی صورت
مطلب تھا یہی ظہور سے حضرت کے　　بندے بھی تو دیکھیں خدا کی صورت

در مدح مبارک مظہر العجائب امام المشارق والمغارب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

آقا کہتے ہیں اور ولی کہتے ہیں　　آئینہ حسن ازلی کہتے ہیں
اللہ کا محبوب وصی احمد　　ہیں اوسکے لقب جسکو علی کہتے ہیں

در مدح مبارک شیخ المشائخ خواجہ حسن بصری انصاری رضی اللہ عنہ

شہ ملک ولایت کے حسن بصری ہیں　　مہ برج ہدایت کے حسن بصری ہیں
اللہ اللہ معرفت میں یہ کمال　　کشاف حقیقت کے حسن بصری ہیں

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ عبدالواحد ابن زید رضی اللہ عنہ

روشن ہے جہاں میں نام عبدالواحد
برتر ہے فلک سے امام عبدالواحد
سلطان کوئی ہر اک گدا ہی کوئی حضرت
آقا ہے جہاں غلام عبدالواحد

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابوالفضل فضیل ابن عیاض رضی اللہ عنہ

ہاں ہو گئی درد و غم سے دل کو سیری
اب چاہتا ہوں کہ دن ڈھلے ہاں تیری
گھبرا گیا دنیا کے بکھیڑوں سے دل
ای فضل فضیل اب خبر لے میری

در مدح مبارک شیخ المشائخ سلطان التارکین حضرت خواجہ سلطان ابراہیم ادہم بلخی رضی اللہ عنہ

غافل ہے نہ ایکدم کبھی انجان رہے
جس جا پہ رہے صاحب ایمان رہے
آغاز بھی نیک اور انجام بھی نیک
یاں بھی سلطان تھے واں بھی سلطان رہے

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ سدیدالدین حذیفة المرعشی رضی اللہ عنہ

روشن کیا نور ہے سدیدالدین کا
رخ زینت طور ہے سدیدالدین کا
وہ دیکھتا ہے جسکو بصیرت ہی نصیب
ہر جا پہ ظہور ہے سدیدالدین کا

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ امین الدین ہبیرة البصری رضی اللہ عنہ

رحمت کے صدف کا ہی تو ہی دُرِ ثمین
اور تو ہی ہی خاتم ولایت کا نگین
خازن ہے خزانہ رسالت کا تو ہی
گنجینہ اسرار الٰہی کا امین

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری رضی اللہ عنہ

جب حشر میں گھر خانہ برباد آیا
روتا ہوا کرتا ہوا فریاد آیا
عصیاں کی نہ دہشت تھی نہ خوف دوزخ
غم بھول گیا جو ممشاد آیا

در مدح مبارک شیخ المشائخ سر سلسلہ چشتیاں حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی

یہ بحر گنہ میں صورت کشتی ہے
اسکے سایہ سے دور ہر زشتی ہے
اے چشتیو تمکو ہی مبارک ہو بہشت
اسحاق سر سلسلہ چشتی ہے

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی احمد چشتی رضی اللہ عنہ

ای قلب یکمین ناصر الدین احمد | ای عرش نشین ناصر الدین احمد
محشر مین نہو خجل و زبیر الدین مہر | اے ناصر دین ناصر الدین احمد

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی محمد زین ابی احمد چشتی رضی اللہ عنہ

یہ عارف ذات پاک سرمد ٹھہرے | بہر مورد رحم و فیض بیحد ٹھہرے
جب نزع مین منہ سے یا محمد نکلا | بالین پہ سر کے ابی محمد ٹھہرے

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی رضی اللہ عنہ

ہان واقف اسرار نہانی تو ہے | ہان شکل محمد کی نشانی تو ہے
صورت کو جو مصر والے دیکھین تو کہین | خالق کی قسم یوسف ثانی تو ہے

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رضی اللہ عنہ

مطلب یہی اور یہی ہے مقصود اپنا | دکھلا مین مجھے وہ رخ محمود اپنا
ہین اونکو سمجھ چکا مگر فکر یہ ہے | سمجھین مجھے قطب دین مودود اپنا

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی رضی اللہ عنہ

اے غافلو کچھ توشہ عقبے لے لو | لیتے ہو تو حضرت کا سہارا لے لو
زندان لحد مین کوئی زحمت نہ اوٹھے | جب نام شریف زندنی کا لے لو

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہرونی چشتی رضی اللہ عنہ

تعلیم مجھے فقر و تہی کر دینا | آسان تکلیف جان کنی کر دینا
مفلس ہون نہین کچھ پاس نہین مایۂ زند | اے خواجہ عثمان غنی کر دینا

در مدح مبارک شیخ المشائخ خواجۂ اعظم حبیب اللہ مات فی حب اللہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری

جھلکتے ہین در خواجۂ اجمیر پہ شاہ | انوار کا دان نزول ہے شام و پگاہ
ہنگام وصال صاف پیشانی پر ++ | لکھا ہوا تھا کہ مات فی حب اللہ

در مدح شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی چشتی رضی اللہ عنہ

قربت میں تری لبوں پہ جان آئی ہے — یاس حرمان کی ایک گھٹا چھائی ہے
بیچین ہے روح اور دل ہے مضطر — اے قطب زمان وقت مسیحائی ہے

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ فرید الدین گنج شکر چشتی رضی اللہ عنہ

میں اُسکی عنایت پہ نظر رکھتا ہوں — ہر عیب ہوں لیکن میں ہنر رکھتا ہوں
کس طرح نہ ہو کلام میرا شیریں — میں دل میں زبان گنج شکر رکھتا ہوں

در مدح مبارک شیخ المشائخ رحمۃ للعالمین حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ

دنیا سے جو سوئے عدم کا راہی نکلے — گو واں سے بحالت تباہی نکلے
پوچھیں جو ملک کون ہے آقا یارب — حسرت سے مرے محبوب الٰہی نکلے

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ مخدوم پیر نصیر الدین چراغ دہلوی چشتی رضی اللہ عنہ

سرسبز صدا رہے گا باغ دہلی + — جنت کے بھی دل میں ہوگا داغ دہلی
گو باد خزاں ہزار دامن مارے — گل ہوگا نہ حشر تک چراغ دہلی

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ کمال الدین علامہ چشتی رضی اللہ عنہ

کیا چشم بشر جمال دیکھے انکا — کیا تاب کوئی جلال دیکھے انکا
دنیا میں رہے کمال دین تک پہونچا — واللہ کوئی کمال دیکھے انکا

در مدح مبارک شیخ المشائخ سراج الاولیا حضرت خواجہ سراج الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ

زینت دہ تاج و تخت مسند ہے تو — آئینہ انوار محمد ہے تو
روشن ہی تجھی سے نور ایمان جہان — لاریب سراج دین احمد ہے تو

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ علم الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ

تعظیم سے نام لیں گے عاقل میرا — کھلجائے گا ہر عقدہ مشکل میرا
مجھ پر نہ چلے گا زال دنیا کا فریب — شیدا علم الدین پہ ہوا دل میرا

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ محمود یعرف شیخ راجن چشتی رضی اللہ عنہ

رکھدوں رضوان سے گر سلام محمود — لیا دان در جنت پہ جو نام محمود
روکیں نہ ملک خلد بریں میں [illegible] — یہ کہتے ہوے کہ ہے غلام محمود

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ جمال الحق والدین [illegible] چشتی رضی اللہ عنہ

ہاں رحمت ذوالجلال دکھلا دینا — اجداد کا کچھ کمال دکھلا دینا
کافی ہے یہی نجات محشر عاشق — مرقد میں ذرا جمال دکھلا دینا

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الاولیا شیخ حسن محمد چشتی رضی اللہ عنہ

شاہا جو بحسن محمد چشتی — مقبول نظر حسن محمد چشتی
کیا خوف ہے گر ہزار عصیاں ہیں مجھے — ہوگا رہبر حسن محمد چشتی

در مدح مبارک شیخ المشائخ قطب الاقطاب حضرت خواجہ شیخ محمد چشتی رضی اللہ عنہ

محمود زمان شیخ محمد چشتی — ذی رتبہ و شان شیخ محمد چشتی
کیونکر ہوا دنیا کو پھر اوس سے رجوع — ہیں قطب جہان شیخ محمد چشتی

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت قطب المدینۃ المدینہ الشریفہ شیخ یحییٰ المدنی چشتی رضی اللہ عنہ

ایمان سے جو بھر کے اپنا سینہ کوئی — دیکھے تو یہ قرب کا قرینہ کوئی
اللہ سے رنج بخت یحیی المدنی — ہوتا ہے بھلا قطب مدینہ کوئی

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ کمال الحق والدین احمد بزرگ چشتی رضی اللہ عنہ

ظلمات کے راستہ کا مشعل تو ہے — ابر رحمت کرم کا بادل تو ہے
دورا دل میں جا ہے تجھے رکن رسول — دور آخر کا رکن دل تو ہے

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ جمال الدین جمن ثانی چشتی رضی اللہ عنہ

رحمت کی جمال دین نشانی تو ہے — ہر شخص کی جان و زندگانی تو ہے
توحید کا تیرے تھا جہاں میں ثانی — اور سہرہ بھی تو لئے جد کا ثانی تو ہے

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ شاہ شیخ صوفی چشتی رضی اللہ عنہ

[illegible] بیان شاہ و شیخ [illegible] / گردون ہی ہم مکان شاہ فرخ صوفی
[illegible] نسبت ہوئی ہے حاصل / دیکھو کوئی شان شاہ فرخ صوفی

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ رکن الحق والدین ثانی چشتی رضی اللہ عنہ

ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے کسی نے بھی نہ پایا تجھکو / کہتے ہین ملک نبی کا سایہ تجھکو
اے زہے تاج فرق پاکان جہان / اللہ نے رکن دین بنایا تجھکو

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ رشید الحق والدین مودود لالا چشتی رح

کیونکر نہ کرون نثار رشید الدین کی / دلمین ہے بھری دیار رشید الدین کی
روشن ہوئی ہے چشم تصور اے مہر / کیا شکل ہے پر ضیا رشید الدین کی

در مدح مبارک شیخ المشائخ حضرت خواجہ حسام الدین فرخ عرف خوب میان چشتی رح

ازل ہی سے عالم کا دل سے محبوب ہوا / کیا نام ہے خوب سبکو مرغوب ہوا
[illegible] ازل سے خادم / تو خوب میان کا ہو گیا خوب ہوا

در مدح مبارک شیخ المشائخ قبلۂ عالم حضرت شیخ محمود میان چشتی احمدآبادی رح

ہر دم ہر لحظہ جستجو تیری ہے / ہر پل ہر وقت گفتگو تیری ہے
دلمین آنکھون مین اے خیال محمود / حسرت تیری ہے آرزو تیری ہے

در مدح مبارک شیخ المشائخ مخدوم عالم حضرت شیخ فخر الدین چشتی احمدآبادی رح

اے فخر زمین فخر زمان فخر الدین / فخر کونین بہ لامکان فخر الدین
کس طرح نہ ہو مطاع ارباب یقین / تو خلق مین ہے فخر جہان فخر الدین

رباعیات مختلف در نعت مبارک خیر المرسلین سید الاولین والآخرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

احباب و بعد مرگ دفناتے ہین / تنہا سب چھوڑکر چلے جاتے ہین
مرقد کے سوال کی نہ کر فکر اے [illegible] / خوش ہو کہ رسول عربی آتے ہین

در مدح مبارک خلیفہ اول امیر المومنین حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سردار ہوئے صاحب تحقیق ہے جو — اول خلیفہ [illegible] صدیق ہے جو
ایمان نبی پہ سب سے اول لائے — سچ ہے کہ لقب تو صدیق ہے جو

در مدح مبارک خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے معتمد ختم رسول عرش جناب — [illegible]
کر دیجیے افگار سے بیعت کر مجھے — آقا میرے حضرت عمر ابن خطاب

در مدح مبارک خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گر لطف و کرم آپکا شامل ہو جائے — تو وصل ہوا اگر کوئی [illegible] ہو جائے
عثمان غنی جسکی زبان سے نکلے — [illegible]

در مدح مبارک خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت شاہ ولایت علی [illegible]

[illegible] سے نکلا — یہ کام [illegible] سے نکلا
[illegible] مصطفے کا پایا — اللہ کا [illegible] علی سے نکلا

در مدح مبارک سردار جنت جناب امام حسن [illegible] علیہ

+ ہے روئے زمین زیر فرمان حسن — ہر ایک [illegible] احسان حسن
حرکات نبی کے ہیں علی سکنات — دو شان [illegible] شان حسن

در مدح مبارک خلاصہ خاندان حضرت امام حسین شہید کربلا سلام اللہ علیہ

محبوب کے نور عین صدقے تیرے — حیدر کے جگر کے چین صدقے تیرے
کربل میں تو سر کٹایا امت کے لیے — آقا میرے حسین صدقے تیرے

در مدح مبارک حضرت علی اکبر و حضرت علی اصغر رضوان اللہ علیہم

جان و جگر سید لولاک تھے دونوں — آقا ہی زمین مالک افلاک تھے دونوں
کیا ہو گی ثنائے علی اکبر علی اصغر — نور نظر پنجتن پاک تھے دونوں

در مدح مبارک حبیب اللہ تائب فی حب اللہ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

جس وقت تری قبر پہ ظلمت چھائی — سایہ کی اک سمت سے رحمت آئی
پوچھا ملئکے کہ مدھر سے آئی تو کہا — میں خواجۂ اجمیر کی ہوں بھجوائی

ولہ

اس بات کی خواہش مرے سینے میں رہے — بعد مردن ہوس نہ سینے میں رہے
اجمیر میں لاش احمدآباد میں روح — کعبے میں ہو آنکھ دل مدینے میں رہے

در مدح مبارک حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

مانع ہمیں سے آئے پریشانی کا — اب ایک طریقہ ہے آسانی کا
جب نزع کی سختی تجھے پیش آئے — لے نام زبان سے شاہ جیلانی کا

در مدح حضرت قطب المحبوبین شیخ رشید الحق والدین مودود لالا چشتی رضی اللہ عنہ

دیکھی ہے جو تونے یہ ماشاء اللہ — ہو جاتی ہے مجکو عید ماشاء اللہ
دل خوش آنکھوں کو چین جانکو تسکین — اے آرزوئے رشید ماشاء اللہ

در مدح حضرت قبلہ عالم شیخ محمود میان چشتی احمد آبادی گجراتی رضی اللہ عنہ

پہلے ہی نہ کافر مجھے ٹھہرا دیجیے — اپنے دعوے پہ کچھ سند لا دیجیے
اللہ میں محمود میں اور احمد میں — نقطہ کا بھی فرق ہو تو بتلا دیجیے

ولہ

محمود ہے کوئی اور مخذول کوئی — مردود ہے کوئی اور مقبول کوئی
اس گلشن ایجاد کا ہے رنگ بنا — کانٹا کوئی گلاب کا پھول کوئی

ولہ

مقبول خدا نبی کو پہچانتے ہیں — اہل باطن علی کو پہچانتے ہیں
زاہد کیا جانے تو مقام محمود — سچ ہے کہ ولی ولی کو پہچانتے ہیں

ولہ

کافر کو جو رام رام کرتے گذرے — زاہد کو ورع ہین نام کرتے گذرے
محمود سے عشق اپنا پختہ ہی رہا — لوگون کو خیال خام کرتے گذرے

ولہ

دین زیست کا عیش غم کہین دم مجکو — موت آئے تو مرنے کا نہین غم مجکو
کہہ دو کہ کسی بات کا خواہان ہین نہین — کافی ہین مرے قبلۂ عالم مجکو

ولہ

سعدین کا منزل ہین قران ہی جبتک — باقی مہ و مہر کا نشان ہے جبتک
یارب محمود کو سلامت رکھنا — جبتک ہے زمین آسمان ہے جبتک

در مدح مبارک برہان عالم شیخ برہان الدین چشتی رضی اللہ تعالی عنہ

ہے پاک رخ نکو سے برہان الدین — مصحف کی ہی شان روی برہان الدین
ملتا ہے یہین سرور عالم کا پتا — کوئی احمد ہے کوئی برہان الدین

در مدح مبارک مخدوم عالم حضرت شیخ فخر الدین چشتی رضی اللہ تعالی عنہ

فیض مجید کا فخر فخر الدین ہے — سرمایۂ جد کا فخر فخر الدین ہے
مشہور ہے خضر جادۂ راہ نجات — دین احمد کا فخر فخر الدین ہے

در مدح مبارک حضرت سجادہ صاحب قبلہ عالم شیخ فرید الدین چشتی مدظلہ العالی

واللہ فرید کیا بشر نکلا ہے ++ — قدرت کے صدف سے یہ گہر نکلا ہے
حضرت پنہان ہوئے تو ظاہر یہ ہوا — ڈوبا خورشید اور قمر نکلا ہے

تاریخ دروازۂ مبارک اجمیری کہ در بہی باغ بہ مزار شاہ خاموش صاحب قبلہ قدس سرہ نصب است

در اجمیر کعبۂ دل گشت
۱۳۰۹ھ

تاریخ وصال مبارک حضرت قبلہ عالم شیخ محمود میان چشتی احمد آبادی گجراتی رضی اللہ عنہ

ہم نے پوچھا میان سے کہ حضرت سے ہوا ہجر — حضرت کو خوشی اسکی کہ ہان وصل ہوا اب
ہاتف نے یہ تاریخ کہی ہم کو تحمل کیا — خشنود رہے محمود محمد سے ملا اب

تاریخ وصال مبارک میان برہان الدین شیخ عالم چشتی برادر حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ

برہان دین قطب زمان و دستگیر خلق — بمعاول وقت ناشق حسن سلیم بود
از گنگ [illegible] الفنا اشتافت — کو بر عباد فیض خدا را نسیم بود
تاریخ سال انتقال [illegible] گفت — مقبول بارگاہ خدای کریم بود

تاریخ وصال مبارک مخدوم عالم حضرت شیخ فخر الدین چشتی برادر خورد حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ

رضوان حور [illegible] زن [illegible] — حضرت جسد غم خلد کے درمین پہونچے
گردون پہ [illegible] یہ تاریخ [illegible] ++ — قدسی طالع خدا کے گھر مین پہونچے

تاریخہاے طبع دیوان ہذا

تاریخ طبعزاد معارف آگاہ خلافت پناہ حضرت کریم اللہ شاہ صاحب قبلہ المتخلص بہ عاشق خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ تعالی عنہ

مہر صاحب ہین جو خورشید سخن — جب وہ کھون نے لکھدیا دیوان نعت
لکھدیا عاشق نے اسکا سال ختم — ہے یہ پاکیزہ بہارستان نعت

ولہ

جو ہین مہر صاحب سخن سنج عصر — ہوے جب بدل وہ ثناخوان عشقت
لکھا انکے دیوان کا عاشق نے سن — یہ ہی جانفزا وصف پیران چشت

تاریخ طبعزاد عالیجناب خلافت پناہ شاہ محمد حسن الدین صاحب قبلہ خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ

رقم مثنوی چشتیہ چو نمود ++ — وزیر الدین مہر از فضل قادر

سنش گفتم غزل ہائے اوداء ۱۳۱۴ھ	در آن وصف بزرگان مندج بود

تاریخ طبعزاد محمد فیض الدین صاحب تخلص بدر برادر عزیز مصنف دیوان ہذا

ندیدہ ہاے مضمون چرا مستت از بن سفینہ شدہ طبع نعت رسول مدینہ ۱۳۱۵ھ	شدا از مہر دیوان نعتیہ طبع بتاریخ طبعش رقم کرد بدر

تاریخ طبعزاد جناب یوسف علی صاحب عزیز شاگرد جناب حفیظ الدین صاحب پاس

ندیدہ اینچنین نعت چشم سپہر خداداد شد طبع دیوان مہر ۱۳۱۵ھ	مضامین فصیح و مسجع کلام عزیز ابگو سال اتمام آن

ناظرین سے
میں دعا عرض کرتا ہون آپ آمین فرمائین

خداوندا یہ والی ملک اعنی سکندر صولت فریدون شوکت دارا منزلت جمشید حشمت خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان نظام الملک آصفجاہ نواب تیسان و رئیس دوران نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ۔ بہ طفیل جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم و اصحاب کرام و اہلبیت اطہر و حضرات خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ہزار سال با حشمت و جاہ و جلال اقبال مع صاحبزادگان و صاحبزادیان بلند اختر و اقبال اپنے ملک اور رعایا ملک کے سر پر سایہ گستر رہے اور اوسکے دشمن مدام زیر مشق گردش چرخ کہن ہین اور اوسکے حاجات دلی بہ طفیل جملہ پیران عظام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین بر لا۔

آمین یا رب العالمین

آبائی خیر خواہ فدوی محمد وزیر الدین المتخلص مہر حیدرآبادی نبیرۂ غلام محی الدین

مرحوم خاص علاقہ دار حضور پر نور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

هو المحمود

دیوان مهر حیدرآبادی

بتاریخ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۱۵ ہجری

ختم شد